REGO. No P. 67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

یکم راخاء ۱۳۴۴ ہش | ۲ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ | یکم رجولائی ۱۹۶۵ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۶ رجون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۲۶ رجون بوقت ۸ بجے صبح ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ کل حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ گو پہلوں کی نسبت کمی تھی۔ شروع رات نیند تو آگئی مگر آخر رات پھر بے چینی ہوگئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور انور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۲۶ رجون۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۶ رجون کو علاقہ بہار کی چند جماعتوں کے دورہ کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی درویش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور بخیریت دارالامان واپس لائے۔ آمین۔

• — پچھلے دنوں کلکتہ سے محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کے متعلق اطلاع ملی تھی کہ آپ بہت زیادہ بیمار ہیں۔ اب پہلے کی نسبت ان کی صحت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہوئی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم سیٹھ صاحب موصوف کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ اور ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

آخری زمانہ کے مصلح کے متعلق گوتم بدھ کی ایک پیشگوئی اور اس کا ظہور

از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ ایبٹ آباد

خاکسار ۱۹۵۱ء میں ٹیکسلا ماڈل ہائی سکول میں متعین تھا تو آثار ٹیکسلا کے نام سے ایک کتاب خریدی تھی جو مولوی محمد حمید خان قریشی بی۔اے سابق پریذیڈنٹ محکمہ آثار قدیمہ نے انہی دنوں شائع کرائی تھی۔ ان دنوں ابھی میں احمدی نہیں ہوا تھا۔ اب اس کتاب کا بغور مطالعہ کیا تو اس میں سے جانا کہ گوتم بدھ کی ایک پیشگوئی کا ذکر ملا ہے جس میں جاتا گوتم بدھ نے فرمایا ہے کہ آخری زمانہ میں جب میتریا کا ظہور ہوگا۔ اس وقت اس مقام سے جہاں آج کل ٹیکسلا کے آثار قدیمہ اور کھنڈرات موجود ہیں ایک خزانہ برآمد ہوگا۔ یہ پیشگوئی ہمارے اس زمانہ میں پوری ہو گئی ہے۔ اس لئے جب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام آخری زمانہ کے مصلح بن کر ظاہر ہوئے تو انکے زمانہ میں ٹیکسلا کے کھنڈرات اور آثار سے خزانہ کا پتہ چلایا گیا تھا جسے بالآخر سر جان مارشل ڈائریکٹر جنرل محکمہ آثار قدیمہ ہند نے تکمیل تک پہنچایا اور اس مقام سے وہ مدفون خزانے برآمد ہوئے جنہوں نے چاردانگ عالم میں شہرت حاصل کی ہے۔ اور جسے دیکھنے کے لئے دنیا کے اطراف و اکناف سے مورخین محققین اور سیاح ہر سال پہنچتے رہتے ہیں اور ان آثار اور کھدائیوں کی تفصیلات پر مشتمل کئی کتب اور بے شمار مضامین شائع ہوتے اور ہوتے رہتے ہیں۔

مولوی محمد حمید خان موصوف کتاب "آثار ٹیکسلا" میں سٹوپہ کنال کا ذکر کرتے ہوئے مہاتما گوتم بدھ کی پیشگوئی کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں:-

"ملک چین کا مشہور سیاح ہوان چوانگ ساتویں صدی عیسوی میں ٹیکسلا پہنچا اور لنباً شہر سرسکھ میں آکر ٹھہرا۔ اس نے مضافات شہر میں چار مشہور بدھ یادگاروں کا حال بیان کیا ہے۔ ایک تو ناگ راج ایلپتر کا تالاب۔ دوسرے وہ سٹوپہ جہاں بدھ کی پیشگوئیوں کے مطابق چار مشہور خزانوں میں سے ایک خزانہ اس وقت آشکار ہوگا۔ جب میتریا دنیا کا آخری بدھ بن کر آئے گا ...... الخ

(آثار ٹیکسلا ص ۱۸)

یاد رہے کہ بدھ مذہب کے لٹریچر کی رو سے پہلے بھی کئی بدھ ہوئے ہیں۔ اور گوتم بدھ کے بعد بھی کئی بدھ ہونے والے تھے اور آخری زمانہ کے بدھ کا ذکر میتریا کے نام سے انکے لٹریچر میں پایا جاتا ہے اور تمام بدھ دنیا شدت سے اس کے انتظار میں ہے اور اس بدھ کو تمام بدھوں میں سے آخری اور اعلیٰ اور ممتاز بدھ شمار کرتے ہیں۔ اور جابجا اسکے بطور پیشگی یادگار کے ستام کئے گئے ہیں۔ تاکہ لوگ اس کی آمد کو یاد رکھیں۔ اور بتائی ہوئی نشانیوں کے مطابق اس کو پہچان لیں۔ اور اس کے مبارک ایام سے محروم نہ رہیں۔

چنانچہ آثار ٹیکسلا میں ایک اور مقام پر مختلف بدھوں اور آخری بدھ کا ذکر یوں کیا گیا ہے

"بدھ مذہب کے شمالی یا جاپانی فرقہ کے نزدیک ...... گوتم کے علاوہ اور بھی بہت سے بدھی ستوا ہیں جن میں کچھ تو انسان ہیں اور کچھ آسمانی ہستیاں۔ ان میں سے مشہور بودھی ستوان کے نام یہ ہیں۔ اولو کیتشور۔ منجوسری۔ مارچی۔ سامنت بھدر۔ وجرپانی اور میتریا آخرالذکر کا ظہور اہل بدھ کے عقیدہ کے مطابق ابھی ہونے والا ہے اور وہ دنیا کے موجودہ دور کا آخری بدھ سمجھا جاتا ہے۔"

(آثار ٹیکسلا ص ۲۵ حاشیہ مطبوعہ ۱۹۵۱ء)

یاد رہے کہ بدھ لٹریچر میں گزشتہ اور ہونے والے بدھوں کے مختلف نام بتائے گئے ہیں۔ اور دراصل یہ سب صفاتی نام ہیں ذاتی نام نہیں اور مختلف صفات کی وجہ سے پیشگوئیوں میں مختلف نام بتلائے جاتے ہیں۔ تاکہ ان صفات کی بنا پر آنے والے کو شناخت کرنے میں سہولت ہو۔ ظاہر پرست لوگ ان ظاہری ناموں پر ہی انحصار کر کے بیٹھ رہتے ہیں۔ اور ان کے معانی و صفات پر غور نہیں کرتے۔ اس لئے موعود کو شناخت نہیں کر سکتے۔ اور محروم رہ جاتے ہیں۔

بدھ میتریا کا ظہور

بدھ لٹریچر کے مختلف نسخوں میں آنے والے میتریا کو متیا۔ میتیو۔ میتریا۔ آریمیتریا۔ منیلیتے۔ میلی پوسا۔ میلی نو اور میتریجا کے تلفظ سے ذکر کیا گیا ہے سنسکرت اور پالی لغت میں میتیا یا میتریا کے معنے مہربان رحمت والا۔ شفقت و ہمدردی کرنے والا اور نوع انسانی کا خیرخواہ کئے گئے ہیں۔

میتریا موعود کی پیشگوئی کو بعض عیسائیوں نے مسیح پر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور ہندوستان کے بعض مسلمانوں نے اسے کرشن ثانی پر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور بعض مسلمان محققین نے اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق بیان کیا ہے۔

بدھ لٹریچر میں مذکورہ علامات کا گہرا مطالعہ کیا جائے تو اس کا فیصلہ کرنا کچھ مشکل نہیں رہتا۔ کہ میتریا موعود کا حقیقی مصداق کون ہے۔ مغربی اور مشرقی مورخین نے بدھ لٹریچر کے مطالعہ کے بعد ہمارے سامنے جو مواد اس سلسلہ میں پیش کیا ہے۔ اس میں میتریا موعود کی ایک خاص علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کل اقوام کے لئے مبعوث ہوگا۔ اس علامت کے پیش نظر متعین ہو جاتا ہے۔ کہ مذکورہ پیشگوئی کے اصل مصداق پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ کیونکہ حضرت انہوں نے ہی دعویٰ کیا ہے کہ میں تمام اقوام کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ مسیح ناصری علیہ السلام نے ایسا دعویٰ نہیں کیا۔

ایک اور خاص اور اہم علامت بدھ لٹریچر میں میتریا موعود کی یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ ہندوستان میں مبعوث ہوگا۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ جب میتریا مبعوث ہوگا۔ اس وقت ہندوستان میں بکثرت شہر یا گاؤں آباد ہوں گے۔ اور ان کے غیر آباد اور ویران علاقے بھی آباد کر دیئے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں ۱۹۴۵ء میں ناصر احمد عبید اللہ چتر ویدی کا مضمون اور اس کے بعد

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے ساما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

مامور وقت کے دو زبردست چیلنج

پہلے پارہ کی آیت کریمہ افکلما جاءکم رسول بما لا تھوی انفسکم فریقاً کذبتم وفریقاً تقتلون ۔ میں اگرچہ مخاطب بنی اسرائیل سے ہے۔ اور ان کی خودسری اور عاقبت اندیشی اور ناقابل افسوس نتائج کا ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن اگر آیت کو منفردانہ حیثیت سے دیکھا جائے تو ان چند الفاظ میں ماموریں کی بعثت کے وقت منکرین صداقت کے انداز فکر اور ان کے دعوے کی تکذیب کے لئے غلط فیصلوں اور ردّ عمل کی تفصیل بڑے ہی جامع الفاظ میں بیان کی گئی ہے

دُنیا کا بگڑا ہوا مزاج اصلاحی باتوں سے نفرت کرتا ہے اور مخالفت پر اتر آتا ہے ۔ اور پھر خوب مخالفت کرتا ہے ۔ اس کے باوجود صداقت اپنا کام جاری رکھتی ہے ۔ اور مخالفت کے سخت طوفانوں میں اپنا راستہ بناتی آگے بڑھتی چلی جاتی ہے ۔ آخر بڑی شدید قسم کا اختلاف اور عداوت رکھنے والوں کے دل ایک غیر مرئی اثر کے تحت صاف ہونے لگتے ہیں اور بتدریج صداقت کی طرف کھچے چلے آتے ہیں ۔ دُور جانے کی ضرورت نہیں اپنے ہی زمانہ پر غور کر لیجئے ۔ آج سے پون صدی پیچھے کے حالات کا اور لوگوں کے خیالات کا اس وقت کے حالات و خیالات سے موازنہ کریں آپ کو حیرت انگیز تبدیلی نظر آئے گی ۔ بطور مثال وفات و حیات مسیح ناصری علیہ السلام کا مسئلہ ہی لے لیں جو کسی وقت احمدیہ جماعت اور دیگر مسلمانوں میں شدید قسم کے نزاعی مسائل میں شمار ہوتا تھا ۔ اگر آپ اس وقت کے اشتہارات اور لٹریچر کا مطالعہ کریں ۔ آپ دیکھیں گے کہ کس طرح حضرات علماء نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی پاکیزہ جماعت کو محض اس مسئلہ میں اختلاف کی وجہ سے شدید ترین مخالفت اور عداوت کا نشانہ بنایا اور انہوں نے اپنے ترکش سے کفر کے بزعم خود خطرناک تیر بھی آپ پر برسا دیئے مگر آپ جانتے ہیں کہ اس وقت اس اہم مسئلہ کی کیا پوزیشن ہو چکی ہے ۔ ابھی پون صدی کا عرصہ ہی گذرا ہے کہ اب کوئی معقول مولوی صاحب کبھی احمدی سے اس مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا ۔ حیات مسیح کے عقیدہ کے ساتھ غیر احمدی علماء اسی بات پر مصر رہے ہیں کہ احادیث میں جو آخری زمانہ میں امت محمدیہ کے بگڑ جانے کے وقت مسیح ابن مریم کے نازل ہو کر امت محمدیہ کی اصلاح کرنے کی خبر دی گئی ہے ، تو اس سے مراد یہی ہے کہ مسیح ابن مریم بذات خود نزول فرمائیں گے ۔ اور بگڑی ہوئی امت کی اصلاح کا کام انہیں کے ہاتھوں پایۂ تکمیل تک پہنچے گا ۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُن کے اس عقیدہ پر سخت نوٹس لیا اور اوّل تو بدلائل حضرت مسیح ناصری علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ثابت کی اور بتایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام بنی اسرائیل کے ایک رسول تھے ۔ دوسرے تمام آدم زادوں کی طرح وفات پا کر دیگر برگزیدہ روحوں کے ساتھ جا ملے ہیں ۔ وفات پا جانے کے بعد اُن کا اس دنیائے فانی میں آ جانا ممکن نہیں اور نہ ہی غیر احمدی علماء کے زعم کے مطابق اُنہیں آسمان پر الآن کما کان زندہ تسلیم کیا جا سکتا ہے ۔ ایسا خیال قرآن کریم کے بعد سنت نبوی کے سخت خلاف اور اسلام کو نہایت درجہ نقصان رساں ہے ۔ اس سے اسلام کو کچھ فائدہ پہنچنے کی بجائے عیسائیت کے ہاتھ مضبوط ہوتے ہیں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو از راہ نصیحت فرمایا کہ مسیح کو مرنے دو تا تمہارا اسلام زندہ ہو ۔ اور ساتھ ہی غیر احمدی حضرات کی اس غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہوئے ساتھ ہی بڑے ہی پُرشوکت الفاظ میں متنبہ فرمایا کہ

"ہر ایک مخالف یقین رکھے کہ اپنے وقت پر وہ جان کندن کی حالت تک پہنچے گا اور مرے گا مگر حضرت عیسےٰ کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا ۔ یہ بھی میری ایک پیشگوئی ہے جس کی سچائی کا ہر ایک مخالف اپنے مرنے کے وقت گواہ ہوگا ۔ جس قدر مولوی اور ملّاں ہیں اور ہر ایک اہل عناد جو میرے مخالف کچھ لکھتا ہے وہ سب یاد رکھیں کہ اسی امید سے وہ نامراد مریں گے کہ حضرت عیسےٰ کو آسمان سے اُترتے دیکھ لیں وہ ہرگز ان کو اُترتے نہیں دیکھیں گے یہاں تک کہ بیمار ہو کر غرغرہ کی حالت تک پہنچ جائیں گے اور نہایت تلخی سے اس دُنیا کو چھوڑ دیں گے ۔ کیا یہ پیشگوئی نہیں کیا وہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ پوری نہیں ہوگی ؟ ضرور پوری ہوگی ۔ پھر اگر ان کی اولاد ہوگی ۔ تو وہ بھی یاد رکھیں کہ اسی طرح وہ بھی نامراد مریں گے اور کوئی شخص آسمان سے نہیں اُترے گا اور اگر پھر اولاد کی اولاد ہوگی تو وہ بھی اس نامرادی سے حصہ لیں گے اور کوئی ان میں سے حضرت عیسےٰ کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا ؟

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۱)

کس قدر پُرشوکت کلام ہے اور دیکھیں کہ کس طرح پورا ہو رہا ہے ۔ اور اس تحدی اور چیلنج سے ایک طرف اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ اب مسلمانوں کو مسیح ابن مریم کے نزول کی غلط امیدیں اپنے دلوں سے نکال کر اپنے دماغوں کو صاف کر لینا چاہیئے اور دوسرے تدبر کر کے برحق مسیح زمان کی دعوت پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے ۔ اس لئے کہ آخری زمانہ میں اسی موعود کے ہاتھوں نشاۃ ثانیہ مقدر تھی ۔ اور اسی کے ذریعہ اسلام نے دیگر ادیان پر روحانی غلبہ حاصل کرنا تھا جو پختہ دلائل اور محکم براہین کے ذریعہ حاصل ہونا تھا ۔

چنانچہ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ احمدیہ جماعت جس رنگ میں اسلام کی ٹھوس خدمت بجا لا رہی ہے دوسرے مسلمان اس سے قطعی محروم ہیں ۔ اس وقت اسلام کو جس نوعیت کی خدمت کی ضرورت ہے عصر حاضر کے علماء ان جدید تقاضوں کو پورا کرنے سے بکلی قاصر ہیں ۔ چند درسگاہوں کے اجراء یا چند کتب کی تفسیر یا اُن پر نوٹ لکھ کر دُنیا کو اسلام کا گرویدہ بنا لینا ممکن نہیں ۔ ذرا ان لوگوں کی کوششوں کا احمدیہ جماعت کی ٹھوس تبلیغی مساعی کے ساتھ مقابلہ کر لو صاف نظر آ جائے گا کہ ان لوگوں کی انجمنیں اور درسگاہیں روحانی انقلاب ہرگز نہیں لا سکتے اور دنیا میں روحانی اصلاح کا جھنڈا بلند کرنے میں ناکام و نامراد ہی ہیں ——— !! اس کے برعکس احمدیہ جماعت کو خدا تعالےٰ نے ایسی عالمگیر کامیابی عطا فرمائی ہے لاکھوں افراد نے اپنی سابقہ گندی زیست سے توبہ کر کے صدق دل سے اپنے اندر نمایاں تبدیلی پیدا کی ۔ اس شاندار زندگی اور قومی حیات کے ثمرات صرف اور صرف مامور وقت کے ہاتھوں میں ہاتھ دینے کے نتیجے میں پیدا ہوئی ۔

(۲)

آخری زمانہ میں جن بڑے بڑے فتنوں کے برپا ہونے کی خبر دی گئی ہے ۔ ان میں فتنہ دجّال کو سب سے زیادہ خطرناک قرار دیا گیا ہے ۔ بلکہ بعض روایات میں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہاں تک ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام سے بلکہ ہر زمانہ میں آنے والے نبی نے اپنی قوم کو اس خطرناک فتنہ سے متنبہ کیا ہے اور خود حضور نے بھی اپنی امت کو اس سے ہوشیار اور چوکس رہنے کی تلقین فرمائی اور ساتھ ہی بتایا کہ ان فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مسیح موعود کو مبعوث کیا جائیگا

احادیث کی ان خبروں کو جب عصر حاضر کے پُرفتن حالات کے ساتھ ملا کر دیکھا جائے تو اس امر میں کسی قسم کا شبہ باقی نہیں رہتا کہ یہ وہی دجالی فتنے ہیں ۔ جن کی تباہ کاریاں ساری دنیا پر پھیل چکی ہیں ۔ نہ صرف ہماری جماعت بلکہ غیر از جماعت بڑے بڑے علماء نے برملا طور پر اس بات کا بار بار اقرار کیا ہے کہ اس وقت دجّالی فتنے اپنی پوری طاقت کے ساتھ کام کر رہے ہیں ۔ چنانچہ اخبار صدق جدید بابت ۲۵ جون ۱۹۶۵ء میں مولانا دریابادی کی طرف سے جو پہلا نوٹ دیا گیا وہ بھی وہ بھی اسی قسم کا لکھتے ہیں :-

"فتنہ دجّالی سے متعلق حدیثی روائتیں قوی وضعیف کثرت سے نقل ہوئی ہیں ایک حدیث حال میں ایک رسالہ میں دیکھنے میں آئی من سمع بالدجال ....

.... اشتباھۃ مومن کو اپنے کو مومن سمجھتا ہے لیکن جب دجال

(باقی صفحہ ۹ پر)

جلسہ سیرت النبی صلعم

تمام جماعتیں ۱۲ جولائی کو سیرت النبیؐ کے جلسے منعقد کریں

جملہ عہدیداران و احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں مورخہ ۱۲ جولائی کو سیرت النبی صلعم کے جلسے منعقد کریں جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت ، مناقب جلیلہ اور حالاتِ زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے ۔ تاکہ اہل ملک کے دلوں میں اسلام اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جذبہ محبت و عقیدت پیدا ہو ۔ اور ہندوستان کی دو بڑی قوموں میں باہم محبت و اتحاد کو فروغ حاصل ہو ۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

خطبہ جمعہ

اسلام اِس زمانے میں انتہائی غیر معمولی حالات میں سے گزر رہا ہے

مسلمانوں کو یہ دن دعاؤں التجاؤں اور انابت الی اللہ میں صرف کرنے چاہئیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۴ رمارچ سنہ ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
ہر امر اپنے کمال کو پہنچنے کے وقت تک

غیر معمولی حالت

ہی سے گزرا کرتا ہے اور اسلام بھی اس زمانہ میں اس آخری مرحلہ سے گزر رہا ہے۔ ماں بننے والی عورت جب بچہ پیدا ہونے کا وقت آتا ہے تو دو حالتوں میں سے ایک ضرور دیکھتی ہے۔ یا تو وہ ایک نئے وجود کو دنیا میں لے آتی ہے یا خود بھی اس دنیا سے چلی جاتی ہے یہی حال اس وقت اسلام کا ہے۔ اس زمانہ میں مسلمان بھی ایسے حالات میں سے گزر رہے ہیں کہ مسلمانوں کے دو اہم جیسے دو نازک ہمسایوں۔ دو سخت ہمسایوں اور دو طاقتور ہمسایوں کے پاس پڑے ہوئے ہیں۔ اور ایک تھوڑے سے اشتعال سے ایک ایسی آگ لگ سکتی ہے جو دو میں سے ایک نتیجہ ضرور پیدا کردے گی یا تو مسلمان کچھ عرصے کے لئے دنیا سے یا دنیا کے ایک اہم حصہ سے مٹ جائیں گے یا ان کے دن پلٹیں گے اور وہ اپنی پرانی شان و شوکت کو حاصل کریں گے۔ ہمیں بوجہ اس کے کہ ہم ایک

مامور کی جماعت

ہیں اور ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں۔ اس خاص مرحلہ سے خاص دلچسپی ہے۔ کیونکہ اگر ہم ایک ایسے شخص کو مانتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کا سچا مامور تھا۔ اور ہم ایک سچے مامور کی سچی جماعت ہیں۔ تو یقیناً ہمارے لئے ان تغیرات سے بڑا فائدہ ہو جائے گا۔ لیکن اگر ہم ایک سچے مامور کو نہیں مانتے یا ہم اپنی بدقسمتی سے ایک سچے مامور کی سچی جماعت نہیں بلکہ اپنی کوتاہیوں اور اپنی غلطیوں کی وجہ سے اس کی سچی جماعت کہلانے کا حق ہم سے چھین لیا گیا ہے تو

آنے والے خطرات

سے ہمیں بھی دوچار ہونا پڑے گا اور ہمیں بھی کچھ مدت تک گزشتہ گمنامی اختیار کرنا پڑے گا۔ پس یہ ایام مسلمانوں کے ساتھ عام طور پر اور ہماری جماعت کے ساتھ خاص تعلق رکھتے ہیں اور مسلمانوں کو یہ دن دعاؤں التجاؤں اور انابت الی اللہ میں صرف کرنے چاہئیں اور خدا تعالیٰ سے بار بار مدد طلب کرنی چاہیئے کہ اے خدا جو کوتاہیاں ہم سے ہوئی ہیں ہمیں ان سے انکار نہیں مگر تو فضل کرنے والا ہے ہم پر فضل کر اپنی شان و شوکت کے زمانہ میں جس طرح ہم نے دین اسلام کو بھلا دیا ہمیں اس کا اقرار ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو وہ ملک دیا جو کسی

قوم کو نہیں۔ لیکن وہ پوری طرح اس

احسان کا شکریہ

ادا نہیں کرسکے اور بجائے محسن کے انہوں نے احسان کو دیکھنا شروع کردیا۔ انہوں نے محسن کی طرف نہ دیکھا مگر وہ اس کے احسان سے زیادہ فائدہ اُٹھانے میں لگ گئے۔ پس جو کچھ خدا تعالیٰ نے کیا ٹھیک کیا۔ اور صرف ٹھیک ہی نہیں کیا بلکہ اس میں بھی اس نے رحم سے کام لیا ہے لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ کے حضور ہمیں عرض کرنی چاہیئے کہ اے خدا دشمن کے غلبہ کے دن لمبے ہو چکے۔ مصیبتوں اور تکالیف کا سایہ بہت دور پھیل گیا۔ ایک طاقتور اور حکمران قوم جو ساری دنیا پر غالب تھی۔ اب ایک نہایت ہی حقیر اور کمزور جنس ہو کر رہ گئی ہے۔ صدی کے بعد صدی گذر گئی نسل کے بعد نسل ختم ہوگئی۔ مگر اس کی

تکالیف کا زمانہ

ختم ہونے میں نہیں آیا۔ اب تیرے رحم اور بڑی شفقت اور تیرے غفران اور تیرے عفو کو دیکھتے ہوئے ہم تجھ سے درخواست کرتے ہیں کہ تو پرانے گلوں کو دور کردے۔ پرانی شکایتوں کو معاف کردے اور چار سو سال سے متواتر ذلیل ہوتی ہوئی مسلمان قوم کو خاک سے اُٹھا لے اور آنے والی مشکلات اور مصائب سے نہ صرف اسے بچالے بلکہ اپنے رحم و کرم سے ان کے دماغوں میں یہ ہدایت کے خیالات پیدا کرتے ہوئے ان کو پھر

نئی زندگی

عزت غلبہ نیک نامی اور کامیابی بخش دے۔ یہ دعائیں کرو اور متواتر کرو کیونکہ ہمارے پاس سوائے دعاؤں کے اور کوئی چارہ نہیں۔ انسانی تدبیروں سے شاید ہم سینکڑوں سال میں بھی نہیں جیت سکتے مگر الٰہی تدبیروں سے شاید ہم رات کو دھڑکتے دلوں سے سوئیں اور صبح کو کامیابی کی خوشخبری ہمارے چہروں کو سرخ بنا دے۔ پس اللہ تعالیٰ سے خصوصیت سے دعائیں کرو۔ اور دوسروں سے بھی کہو کہ وہ دعائیں کریں۔ اپنے ہمسایوں کو خواہ وہ غیر از جماعت ہوں کہ آخر خدا تعالیٰ کا خیال تو ہم سب میں مشترک ہے۔ ہم آپ لوگوں کو اپنی طرف نہیں بلاتے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ اپنے خدا تعالیٰ کی طرف جائیں اور اس سے گریہ و زاری کے ساتھ دعائیں کریں تا یہ دن بدل جائیں یہ تاریک بادل پھٹ جائیں اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا سورج پھر نکل آئے۔

وزیراعظم گیمبیا (مغربی افریقہ) کا قبولِ اسلام

محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن گیمبیا

اخبارات میں یہ خوشکن خبر شائع ہوئی ہے کہ گیمبیا کے موجودہ وزیراعظم اسلام میں داخل ہو گئے ہیں۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

گیمبیا میں یہ اعلان ۷-۶ مئی کو ریڈیو سے ہو گیا تھا کہ وہاں کے وزیراعظم اسلام سے مشرف ہو گئے ہیں۔ وزیراعظم موصوف کا اسم گرامی داؤدا اور فیملی نام جوارا ہے اور ان کی مقامی زبان منڈنگو (وولف) میں اس کا تلفظ ڈاوودا جوارا ہے۔ بیس پچیس سال قبل جب یہ عیسائی ہوئے۔ تو انگریزی میں ان کا نام ڈیوڈ جوارا

(DAVID JAWARA)

ہو گیا۔ ان کی عمر اس وقت چالیس سال کے قریب ہے اور درمیانہ قد کے اچھے مضبوط جوان ہیں۔ گیمبیا کے لائیو سٹاک کے ڈاکٹر تھے۔ اسی ڈویژن کے پہلے افسر ہی تھے۔ سیاست کے میدان میں داخل ہونے سے پہلے گورنمنٹ گیمبیا کے ملازم اور ویٹرنری ڈاکٹر تھے۔ اس لئے عام طور پر ڈاکٹر جوارا کے نام سے مشہور ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کے والد ایک نیک اور متدین مسلمان تھے اور ان کا سارا خاندان بھی مسلمان تھا۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب کی ابتدائی تعلیم بھی گیمبیا کے دیگر مسلمان بچوں کی طرح قرآن شریف (ناظرہ) کی تعلیم سے شروع ہوئی۔ شمالی اور مغربی افریقہ کا طریقِ تعلیم قرآن شریف (ناظرہ) ہمارے ملک سے مختلف ہے۔ وہاں اب زیر و زبر اور شد و مد کی تعلیم نہیں ہوتی معلم صاحب تختی پر قرآن شریف کی بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھ دیتے ہیں۔ اور طالب علم سارا دن اس تختی کی طرف دیکھتا رہتا اور زبانی یاد کرتا رہتا ہے۔ روزانہ ایک دو سطریں لکھ دی جاتی ہیں اور وہ انہیں زبانی یاد کرتا رہتا ہے۔ اس طرح قرآن شریف کے پڑھنے میں پانچ چھ سات سال لگ جاتے ہیں۔ طالب علم ہر روز اپنا سبق زبانی یاد کر لیتا ہے۔ اور اسی طرح قرآن شریف کی تعلیم ختم ہو جاتی ہے۔ وہ ہر ایک آیت حافظوں کی طرح سنا دیتا ہے مگر قرآن شریف کا مکمل نسخہ پاس نہ ہونے کی وجہ سے پورا حافظِ قرآن بھی نہیں بنتا۔ ہاں ہر ایک آیت زیر و زبر سے جہاں سے چاہو سنا دیتا ہے۔

جس زمانہ میں ڈاکٹر ڈاوودا جوارا کی تعلیم شروع ہوئی۔ اس زمانہ میں گیمبیا کے متدین مسلمان اپنے بچوں کو انگریزی مدارس میں داخل نہیں کرواتے تھے۔ کیونکہ مدارس کا انتظام مغربی افریقہ کی حکومتیں براہ راست اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتی تھیں۔ بلکہ تعلیم کا سب کا انتظام عیسائی مشنوں کے ہاتھ میں دیا ہوا تھا۔ مالی امداد گورنمنٹ مشنوں کو دیتی تھی۔ اس لئے مختلف یورپین حکومتوں نے جو مغربی افریقہ پر مسلط تھیں اپنے اپنے ممالک کے عیسائی مشن بلوائے ہوئے تھے اور مشن سب سے پہلے مسلمان اور لامذہب افریقن بچوں کے نام عیسائی بنا کر سکول کے رجسٹروں میں لکھتے تھے۔ پھر جب وہ چار پانچ سال تک تعلیم پا لیتے تو ان میں سے وہی طالب علم آگے تعلیم حاصل کر سکتا تھا۔ جو عیسائی ہونا قبول کر لے اور مشن کو باقاعدہ تحریر کر دے۔

اس کی وجہ سے غیور مسلمان اپنے بچوں کو ان سکولوں میں داخل نہیں کرواتے تھے کیونکہ وہ کہتے تھے کہ ہم ہرگز اپنے بچوں کو عیسائی نہیں بنائیں گے۔ خواہ ہمارے بچے ان پڑھ ہی رہ جائیں۔ اور اس کا طبعی نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمان حکومت کی ملازمت سے باہر رہے۔

ڈاکٹر صاحب نے مڈل تک ایک عیسائی مشن سکول میں تعلیم حاصل کی۔ مڈل کی تعلیم کے بعد مشن سکول جس طالب علم کو لائق اور ترقی کے قابل سمجھتا تھا اپنے خرچ پر اپنے اصل ملک میں تعلیم کے لئے بھجوا دیتا تھا وہاں یہ نوجوان انہی کے رنگ میں رنگین ہو کر اپنے ملک میں واپس آتے اور پادری بنتے۔ یا گورنمنٹ کے ملازم ہوتے۔ اور ان کے ذریعہ اگلے دوسرے افریقن بھی عیسائیت کا شکار ہو جاتے۔ اسی پروگرام کے مطابق جوارا صاحب انگلستان بھیجے گئے۔ چنانچہ انہوں نے عیسائیت قبول کی اور وہاں سے ویٹرنری ڈاکٹر بن کر آگئے اور گورنمنٹ گیمبیا کے ملازم ہو کر سارے گیمبیا میں متعین ہو گئے۔

ڈاکٹر صاحب کے والد صاحب کو اپنے اس لائق فرزند کے دینِ اسلام کو خیرباد کہہ دینے اور عیسائیت میں داخل ہو جانے کا بہت افسوس و صدمہ ہوا۔ اور آپ نے ناراضگی کا اس نے برملا اظہار کیا۔ ڈاکٹر صاحب اپنے پیشہ کے قابل آدمی تھے۔ اور ہر دل عزیز بھی تھے جہاں جہاں متعین ہوتے وہاں مشہور بھی ہو جاتے۔ باپ اور بیٹے کے ناخوشگوار تعلقات کو دیکھ کر گورنر گیمبیا نے کوشش کی کہ ان دونوں کی کسی طرح صلح ہو جائے اور اس غرض سے گورنر صاحب ان کے گاؤں میں گئے۔ اور اس طرح باپ اور بیٹے کی عزیمت کا امتحان ہوا۔ باپ اسلام پر ثابت قدم رہا۔ اور اسلام پر ہی اس دنیا سے طبعی عمر پا کر رخصت ہوا۔ اور بیٹے نے بھی ۷ مئی ۱۹۶۵ء تک عیسائیت پر استقامت دکھائی اور آہستہ آہستہ گورنر گیمبیا کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر بن گئے۔ اور پھر چیف منسٹر مقرر ہو گئے۔

۱۰ مارچ ۱۹۶۱ء کو گیمبیا میں میرے ذریعہ احمدیہ مسلم مشن کھولا گیا۔ اور میرے وہاں پہنچنے کے ہفتہ عشرہ کے بعد ڈاکٹر صاحب کی پارٹی (پ۔پ۔پ P.P.P) کے ایک سرکردہ مسلمان رکن اور وزیر (آنریبل شریف سیسے) نے استعفیٰ دے دیا۔ اور دونوں دوست گورنر گیمبیا (سر ونڈلی) سے برسرپیکار ہو گئے۔ اور گیمبیا میں انتخابات اور آزادی کا مطالبہ کیا۔

انہی ایام میں ایک خوبصورت وفد ان کے گاؤں جب ان کے مکان پر انہیں تبلیغ کرنے گئے۔ لئے بھی گئے ہمارا بہت اچھا استقبال ان کی طرف کیا گیا۔ ہم نے ان کی بیوی سے کہا وجود ڈاکٹر صاحب کی طرح اچھی تعلیم یافتہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے رشتہ دار مسلمان ہیں اب تم بھی مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے تو ان کو مسلمان ہونے سے روکتی نہیں۔ لیکن مجھے ڈر ہے کہ کہیں مسلمان ہو کر کوئی اور شادی نہ کر لیں۔ (رومن کیتھولک کے نزدیک دوسری شادی منع ہے)

اس وقت گیمبیا میں یونائیٹڈ پارٹی (United Party) کی اکثریت تھی جس کا پریذیڈنٹ بھی ایک عیسائی تھا۔ اور ڈاکٹر جوارا صاحب کی پی۔پی۔پی (پیپلز پروگریسو پارٹی) اور ڈیموکریٹک پارٹی اقلیت تھی۔ مگر ۱۹۶۲ء کے عام انتخابات میں ڈاکٹر صاحب کی پارٹی (P.P.P) کو بھاری اکثریت حاصل ہو گئی۔ اور ڈاکٹر صاحب کو ان کی پارٹی نے لیڈر منتخب کر لیا۔ اور آنریبل شریف سیسے فنانس منسٹر بن گئے۔ اور مکمل آزادی کی مہم تیز کر دی چنانچہ اکتوبر ۱۹۶۳ء میں مکمل اندرونی آزادی کا اعلان ہو گیا۔ اور اکتوبر ۱۹۶۴ء خارجی آزادی کے لئے مقرر ہوا۔ مگر بوجہ تجارتی موسم ہونے کے اور قریب برسات و شدید رسم آزادی فروری ۱۹۶۵ء میں عمل میں آئی۔ اور گیمبیا بھی دنیا کے مکمل آزاد ممالک میں شامل ہو گیا۔ اور گیمبیا کے آزاد ہو جانے سے انگریزوں کی مغربی افریقہ میں نو آبادیات کی صف لپیٹ دی گئی۔ فالحمد للہ رب العالمین

میرے گزشتہ سال (جون میں) گیمبیا میں پاکستان کے لئے روانہ ہونے سے چند روز قبل گورنر گیمبیا کی طرف سے ایک سرکاری تقریب تھی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے میں بھی مدعو تھا۔ جو وزیر زراعت آنریبل کا ڈی (Kamy) اور فنانس منسٹر آنریبل شریف سیسے نے پرائم منسٹر ڈاکٹر جوارا سے ذکر کر دیا کہ یہ چند دن تک یہاں سے روانہ ہونے والا ہوں۔ انہوں نے مجھے کہا کہ آپ جشن آزادی میں شامل ہونے کے بعد جائیں۔ اس سے پہلے میں نے کہا آپ کے پاسپورٹ آفس نے (یہ محکمہ وزیراعظم کے ماتحت ہے) نے لکھا ہے کہ نئے احمدی مبلغ صاحب کے آنے کے ایک ماہ بعد تک آپ کو یہاں سے روانہ ہو جانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا۔ میں ابھی ان کو ٹیلیفون کرتا ہوں۔ یہ شرط آپ کے لئے نہیں ہے دوسرے لوگوں کے لئے ہوتی ہے۔ اور اس طرح اپنی کیفیت کا اظہار کیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

ڈاکٹر جوارا صاحب کی طبیعت میں شرافت تھی اور حق جوئی کا مادہ بھی۔ ان کا عیسائیت میں داخل ہونا بھی اسلامی تعلیم سے کلی ناواقفیت پر مبنی تھا۔ اور نہ صرف ڈاکٹر جوارا صاحب ہی آپ کی طرح اور بھی بے شمار لوگ اپنی اسلام سے ناواقفیت اور جیب نبت کی الحادی تعلیم سے متاثر ہو کر افریقہ کے دور دراز علاقوں میں عیسائیت کا شکار ہو گئے۔ اور اب اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کی صحیح تعلیم اور اس کی برکت سے منور کیا۔ اور عیسائیت کی حقیقی تصویر اور عیسائی حکومتوں کے توحید اور انسانی عزت و عصمت کے برباد کن سکینڈلز سے آگاہ کیا۔ اس لئے اب پھر ان کا اسلام کی طرف رجوع ہو گیا ہے۔ چنانچہ حکومت گیمبیا کے ایک بہت بڑے عہدہ دار مسٹر فابہرا اور دیگر کئی معززین جن کے نام پہلے پال اور جون وغیرہ تھے اسلام کی آغوش میں آ گئے۔ میری گیمبیا کے وزیراعظم Dr. Dawud Jawara کا بھی اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے سینہ کھول دیا۔ اور ڈاکٹر صاحب نے اپنے اسلام کا خود اعلان کر کے وہ کام کر کے دکھلایا ہے جو درحقیقت ایک بہت بڑی بہادری کا کام ہے۔ اور ایسے بہادرانہ قدم اٹھانا ڈاکٹر جوارا صاحب جیسے جوان مردوں کا ہی کام ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آنریبل ڈاکٹر صاحب کو ثابت قدمی عطا فرمائے (باقی صفحہ ۹ پر)

حضرت مسیح صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے

عیسائی عالمی ادارہ برائے تحقیق مقدس کفن کی تازہ رپورٹ

محترم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے الہام ربانی کی روشنی میں حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق قرآنی نظریہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم کے متعلق تاریخی شواہد اور اناجیل کی آیات سے یہ ثابت فرمایا کہ مسیح کو صلیب سے زندہ ہی اتار لیا گیا تھا۔ البتہ آپ زخموں کی وجہ سے بے ہوش ضرور ہو گئے تھے مگر علاج کے بعد آپ کو افاقہ ہو گیا تھا۔ بانی احمدیت نے بالخصوص اپنی تصانیف راز حقیقت۔ نور القرآن۔ مسیح ہندوستان میں اس عظیم الشان انکشاف اور تحقیق کو تحریر فرمایا۔ آپ نے آخر الذکر تصنیف "مسیح ہندوستان میں" اس یقین اور امید کا اظہار فرمایا ہے کہ آئندہ اس انکشاف کی تائید مزید علمی اور استدلالی رنگ میں ہوگی۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"اس پیشگوئی (یکسر الصلیب) میں بھی اشارہ تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے جن کے ذریعہ سے مسیح کے صلیبی واقعہ کی اصل حقیقت کھل جائے گی تب انجام ہوگا اور اس عقیدہ کی عمر پوری ہو جائے گی لیکن نہ کسی جنگ اور لڑائی سے بلکہ محض آسمانی اسباب سے جو علمی اور استدلالی رنگ میں دنیا میں ظاہر ہوں گے۔"

ذیل میں ہم قارئین کرام کے سامنے ایک نئی تحقیق پیش کرتے ہیں جس سے بانی احمدیت کے انکشاف اور تحقیق کی مزید تائید ہوتی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے کفن کے متعلق تحقیق کرنے والا عیسائیوں کا عالمی ادارہ بھی بالآخر اسی نتیجہ پر پہنچا ہے کہ مسیح کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی۔ اس عالمی ادارہ کی رپورٹ کا ترجمہ درج ذیل کیا ہے۔

"بین الاقوامی گروپ کے ایک نمائندہ نے آج بیان دیتے ہوئے کہا کہ ٹیورن (Turin) نامی مقام پر مقدس کفن سے متعلق محققین کی تحقیق کے نتائج سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ حضرت مسیح صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے تھے۔

مسٹر کرٹ برنا Mr. Kurt Berna رپورٹرز کے سامنے مقدس کفن کی عالمی فاؤنڈیشن کے صدر کی حیثیت سے اظہار خیال کر رہے تھے ادارہ کی تشکیل اس غرض سے کی گئی تھی کہ وہ مقدس کفن کی تحقیق کے نتائج کی تشہیر کرے۔ یہ کفن سفید کپڑے کا ایک پھیلا ہوا پارچہ ہے اس پر انسانی جسم کے سامنے اور پچھلے حصہ کے پورے سائز کا سایہ یعنی صورت عکس منقش ہے بہت سے لوگ یقین رکھتے ہیں کہ ٹیورن کے گرجا میں رکھا ہوا یہ کفن وہی کفن ہے جس میں صلیب سے اتارے جانے کے بعد مسیح کے بدن کو ڈھانپا گیا تھا۔ ایک رپورٹ میں ادارہ (مذکورہ) نے یہ بتلایا ہے کہ کس طرح اس نے اس کفن کے متعلق بہت سے فوٹوز کا سلسلہ تیار کیا۔ جو اپنی ذات میں فی الاصل فوٹو کے منفی (Negative) عکس کے حامل ثابت ہوئے۔

۴۔ ان ہی مسیح کے جسم پر لگے ہوئے زخموں سے بہنے والے خون کے دھبے بھی نظر آئے۔ یہ دھبے اس وقت پڑے جب کفن حضرت مسیح کے جسم پر لپیٹ گیا تھا اگر یہ حقیقی نعش ہوتی تو اس پر خون کے دھبے بالکل نہ ہوتے کیونکہ نعش میں خون کا دباؤ جاری نہیں رہتا اس لئے تازہ خون اس کے زخموں سے نہیں بہہ سکتا۔" (نارتھرن نیوز آف ریبیا ۲۶ر مارچ ۱۹۶۵ء)

ہمارے سامنے عالمی ادارہ برائے تحقیق مقدس کفن کی مفصل رپورٹ اور تحقیق نہیں ہے لیکن ادارہ نے اپنی رپورٹ کا بنیادی نظریہ پیش کر دیا ہے کہ حضرت مسیح کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی اور یہی وہ عظیم الشان نظریہ ہے جسے اس زمانہ میں سب سے پہلے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے پیش کیا ہے ؎

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

(بقیہ صفحہ ۴)

اور جس طرح وہ سیاسی میدان میں قابل قدر ترقی کر کے وزیر اعظم بنے ہیں اور اب اللہ انہیں اسلام میں بھی بلند مرتبہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اپنی جناب سے اجر عظیم عطا فرمادے جن کی دعاؤں کتابوں اور خلفاء کے ذریعہ تاریخی تغیرات ہو رہے اور اسلام دوبارہ اپنی شان و شوکت کے ساتھ دنیا پر جلوہ گر ہو رہا ہے۔

وکل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم و تعلّم۔

مامور وقت کے دو زبردست چیلنج

(بقیہ صفحہ ۱۲)

کی سننے لگتا ہے تو دجال اسے اپنے پیچھے لگا لیگا اور شبہات پیدا کر کے دل سے ایمان نکال لیگا۔

حدیث کس پایہ کی ہے اس کی تحقیق نہیں لیکن بلحاظ سند و روایت وہ جیسی بھی ہو اس کے اندر جو متن ہے یعنی دجال کا شبہات ڈال ڈال کر ایمان خراب کرنا وہ پوری طرح قابل قدر و تصدیق ہے آج کے دجالی دور میں آپ کے چاروں طرف ہو کیا رہا ہے تعلیم و تربیت علوم و فنون کھیل تماشے غرض ہر شے سے شبہات ہی ایمان کی پختگی میں پیدا کر دیئے جاتے ہیں اور کوشش یہی رہتی ہے کہ ہر لڑکے اور ہر لڑکی کے ایمان میں رخنے پیدا ہو کر رہیں۔"

کاش علماء کو اس وجود کی شناخت کی توفیق ملتی جس کے بارہ میں انہی احادیث و روایات میں ان فتنوں کا کامیاب مقابلہ کرنے کی خبر دی گئی ہے!! گویا یہ لوگ دنیا کے بڑے حصہ میں خطرناک بائیکاٹ پڑنے کے تو اقراری ہیں مگر اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ رحیم و کریم خدا نے اس وبا کے فرو کرنے اور دنیا کو ان فتنوں سے بچا لینے کے بھی سامان کئے ہیں!!

صدق کے مذکورہ نوٹ میں دجالی فتنوں کی صرف ایک آدھ شاخ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ورنہ سائنس کی ترقی اور علوم جدید کی مذہب کے خلاف یلغار بجائے خود دینی فتنوں کے مستقل باب ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ علوم طبعی اور فلسفہ کی ترقی نے عوام کو مذہب سے اس حد تک بدظن کر دیا ہے کہ ان پر مذہب کی گرفت دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے۔ اس قسم کے خطرناک نتائج ابتداء ہی سے نظر آ رہے تھے اور مذہب پسند طبقہ ان کی خطرناک صورت حال سے پریشان تھا۔ تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مضبوط پہلوان کی طرح پریشان دنیا کو تسلی دیتے ہوئے بطور چیلنج فرمایا:-

"یہ اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہئے کہ اب کیا کریں یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے یہ پیشگوئی یاد رکھیں کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائیگا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کی جہالتیں ثابت کر دے گا اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کر کے کالعدم کر دیوے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۴ و ۲۵۵ حاشیہ)

اس چیلنج پر آج کم و بیش پون صدی کا زمانہ گذرتا ہے سائنس اور علوم کی ترقی کے ساتھ ساتھ خداتعالیٰ کی حکمت اندر ہی اندر ایسے سامان پیدا کر رہی ہے کہ خود انہیں فلسفیوں سائنس دانوں میں سے ایسے افراد پیدا ہو رہے ہیں۔ جو سائنس مشاہدات اور تجربات کے تحت ان عظیم صداقتوں کے قائل ہو رہے ہیں۔ جو حقیقی مذہب یعنی اسلام نے پیش کئے۔ بطور مثال مذہب کی جان ہستی باری تعالیٰ کا وہ واضح اقرار ہے جو نامور سائنس دانوں نے کیا۔ اس قسم کے اقراری بیان اور بحث حوالے مامور وقت کی بے نظیر تحدی اور اس کی صداقت کا بین ثبوت ہیں۔ مبارک ہے وہ جو ان باتوں پر سنجیدگی سے غور کریں اور اپنی دنیا کیساتھ دین کے معاملہ کو بھی درست کریں۔

آخری زمانہ کے مصلح کے متعلق گوتم بدھ کی پیشگوئی

بقیہ صفحہ اوّل

کئی مضامین الفضل میں شائع ہو چکے ہیں (تفصیل کے لئے دیکھئے اخبار الفضل مورخہ ۲۱ر جون ۱۹۴۵ء)

اس علامت ... کے پیش نظر تسلیم کرنا ہوگا کہ گوتم بدھ نے میتریا موعود میں پیغمبر اسلام حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور خاص کر آپ کے اس بروزی وجود کی بعثت کی طرف اشارہ کیا ہے جو آخری زمانہ میں ہندوستان میں مبعوث ہونے والا تھا۔ اور اپنے پیشرو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا روحانی فرزند اور ان کی مانند سب اقوام کی طرف مبعوث ہو کر تمام دینی صداقتوں کو ظاہر کرنے والا تھا۔ جسے ہندوؤں کے لٹریچر میں کرشن ثانی اور مسلمانوں کے لٹریچر میں "مسیح و مہدی" اور اسی طرح یہود و نصاریٰ کے لٹریچر میں "مسیح ثانی" اور زرتشتی لٹریچر میں سوشیئس وغیرہ مختلف ناموں سے بیان کیا گیا ہے۔

اس پر یہ قرینہ بھی ہے کہ میتا یا میتریا کے لفظ کو عبرانی کے لفظ مشیح سے شدید لفظی مشابہت ہے اور مغربی محققین نے میتیا اور مشیحا کی اس لفظی مشابہت کی بنا پر کہا ہے کہ اس میں مسیح کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ اگر آخری زمانہ میں ہندوستان میں مبعوث ہونے والا مسیح مراد لیا جائے تو یہ تمام باتیں جو میتریا موعود کی پیشگوئی کے اصل مصداق کے سلسلہ میں پائی جاتی ہیں ختم ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ سب کا موعود ہوگا یعنی مسلمانوں کے لئے مسیح و مہدی اور ہندوؤں کے لئے کرشن ثانی اور اہل کتاب کا مسیح ثانی اور اہل زرتشت کا سوشیئس ہوگا۔ اور یہ آخری زمانہ کا موعود مصلح جو ہندوستان سے مبعوث ہوا۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں جو ہندوستان کی ایک خاص بستی قادیان سے مبعوث ہوئے جنہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ آخری زمانہ کا موعود مصلح تمام اقوام کے لئے میں ہوں۔ میں ہی مسلمانوں۔ یہودیوں اور عیسائیوں کا مسیح و مہدی اور ہندوؤں کے لئے کرشن ثانی اور بدھوں کا بدھ اور دیگر مذاہب کا موعود ہوں جسے خدا نے عین وقت پر مبعوث کیا ہے۔

امیدڑ (احمد) نام کی پیشگوئی

اس سلسلہ میں کہ میتریا یا میتیا موعود سے آخری زمانہ کا مصلح جسے مہدی و مسیح آخر الزمان بھی کہا جاتا ہے۔ مراد ہے۔ اور وہ احمد کے نام سے ہندوستان سے مبعوث ہوا۔ ایک اور حوالہ درج کرنا بھی ضروری ہے۔ جو کتاب "سیورہما" میں مولوی عبد الحق خاں صاحب مرحوم نے درج کیا ہے۔ فاضل مصنف نے "مذہب برہما" کی تحقیق کرتے ہوئے آنے والے موعود کی پیشگوئی اور اس کے نام کا ذکر بھی کیا ہے۔ جسے انہوں نے بدھ مذہب کی بعض کتب کے حوالے سے لکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

"ترینخ نہ لی تا کھا پکاتتی" میں لکھا ہے کہ ہزار ہا پیغمبر پیدا ہو چکے ہیں پر اس مذہب میں سب سے زیادہ بزرگ اور اعلیٰ مانے جاتے ہیں اول گوتنا گو دوئم گوگرناگوں۔ سوئم کاتپا چہارم سشگوتما یہ چار آج تک گذر چکے ہیں اور پنجم امیڈ جو ابھی پیدا نہیں ہوا بلکہ آخری زمانہ میں پیدا ہوگا۔ برہما معتقد ہیں کہ اس کے پیدا ہونے کے چند سال بعد قیامت آئے گی اہل اسلام کہتے ہیں عجب نہیں امیڈ سے مراد حضرت امام مہدی آخر زماں ہوں"

(سیرت برہما مطبوعہ نامی پریس لکھنؤ صفحہ ۲۷)

جامع التواریخ مرأت العالم نامی کتاب میں بھی اس موعود کے متعلق لکھا ہے۔

"امیڈ جو ابھی پیدا نہیں ہوا مگر آخر زمانہ میں پیدا ہوگا برہما معتقد ہیں کہ اس کے پیدا ہونے کے چند سال بعد قیامت آئے گی ...... بموجب قول اہل اسلام غالباً امیڈی سے مراد احمد ہے جو حضرت امام مہدی آخر الزمان کا نام ہے"

(مذکورہ بالا دونوں حوالوں کے لئے دیکھئے الفضل ۵ر فروری ۱۹۲۳ء)

بیان واضح ہے کہ احادیث میں امام مہدی علیہ السلام کا نام احمد بھی آیا ہے اور محمد بھی، دونوں سے ایک ہی وجود کی طرف اشارہ ہے جو اسم احمد و محمود دونوں کا مظہر بننے والا تھا۔ گو اسم احمد کے مظہر آپ ظاہر طور پر اور اسم محمد کے مظہر باطنی طور پر ہونے والے تھے (کما لیے) آپ غلام احمد کے نام سے مشہور ہوئے آپ خود ایک منظوم پر فرماتے ہیں سے

احمد آخر زماں نام من است
آخریں جامے ہمیں جام من است

ٹیکسلا کا خزانہ

ٹیکسلا سے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے زمانہ میں گوتم بدھ کی پیشگوئی کے مطابق جو خزانہ برآمد ہوا اس کی تفصیل یہ ہے کہ ۱۸۶۳ء میں جنرل کننگھم کو ان جغرافیائی نشانات کی بنا پر جو قدیم مصنفین کی کتابوں میں ٹیکسلا کے بارے میں دیئے ہوئے ہیں خیال پیدا ہوا کہ یہ آثار قدیم ٹیکسلا کے ہیں۔ انہوں نے کھدائی شروع کرا دی جس سے ان کا خیال یقین میں بدل گیا چنانچہ انہوں نے ۱۸۶۳ء اور ۱۸۷۴ء میں (بانی سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں) مختلف مقامات پر کھدائی کرائی لیکن جو قدیم چیزیں یہاں سے ملیں ان کی تفصیل نہیں ملتی اس کے بعد تقریباً چالیس سال تک یہ عمارات اور کھنڈرات انگریزی حکام کی غفلت کی وجہ سے دیہاتیوں کے مظالم تختہ مشق بنی رہیں یہاں تک کہ ان کی تقدیر پلٹی اور ۱۲-۱۹۱۳ء میں سر جان مارشل مشترکہ ہند کے ڈائریکٹر جنرل آثار قدیمہ نے اپنی توجہ ٹیکسلا کے ان خزائن کی طرف مبذول کی اور یہاں کے اہم مقامات کی کھدائی کرائی اور برآمد شدہ عمارات کی مرمت و حفاظت کا بند و بست کیا اور بیس پچیس سال کے عرصہ میں اس مشکل کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر ان بے شمار خزانوں۔ زیورات۔ برتن کتبوں اور نوادرات کی حفاظت کے لئے جو کھدائی سے دستیاب ہوئی تھیں اور جن کی مدد سے ٹیکسلا کی تاریخ مرتب کی گئی ہے ایک خوبصورت "عجائب خانہ" یہاں قائم کر دیا تاکہ آئندہ نسلیں ان کے مطالعہ سے فیضیاب ہو سکیں۔ سر جان مارشل نے ان کھدائیوں کی تفصیلات پر مشتمل تین جلدوں میں ایک ضخیم کتاب "اے گائیڈ ٹو ٹیکسلا" کے نام سے تیار کی۔ جو آکسفورڈ یونیورسٹی لندن کی طرف سے ۱۹۵۱ء میں شائع ہوئی ہے۔

ٹیکسلا کے ان آثار قدیمہ سے قدیم شمال مغربی ہندوستان کی تاریخ کے گمشدہ گوشے ہاتھ آئے ہیں۔ اور ہندوستان کی تاریخ میں ایک اہم باب کا اضافہ ہوا ہے ایسے کتبے برآمد ہوئے ہیں جن سے بدھ کی اصل تعلیم کا پتہ چلا ہے جو عرصہ دراز سے گم ہو چکی تھی۔ اور خوشی کی بات یہ ہے کہ احمدیت کی صداقت کے لئے بھی یہاں سے عظیم الشان مواد برآمد ہوا ہے۔ آرامی زبان کے کتبوں ... سے کہ ان علاقوں میں آرامی زبان بولنے والے اسرائیلی آباد رہ چکے ہیں۔ جن کی طرف مسیح ناصری کا آنا ضروری تھا اور یہ کہ بانی سلسلہ احمدیہ کی تصریحات کے مطابق حضرت گوتم بدھ خدا کے پیغمبر اور موحدانہ تعلیم دینے والے تھے۔ یہ ہے وہ خزانہ جو آخری زمانہ کے مصلح حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت گوتم بدھ علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ٹیکسلا سے برآمد ہوا۔ اور آپ کی پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوگئی اور احمدیت کی صداقت ظاہر ہوگئی۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

درخواست دعا

میں ایک مرکزی ادارے میں بحیثیت ایک آفیسر کام کر رہا ہوں اور اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ نہایت ہی ایمانداری اور کامیابی سے اپنے فرائض انجام دے رہا ہوں۔ مگر ایسا معلوم پڑتا ہے کہ کچھ شرپسند لوگ ہمارے پیچھے ہو گئے ہیں۔ آپ سے گذارش ہے کہ آپ خود دعا فرمائیں اور درویشان قادیان اور دوسرے جملہ احباب میں دعا کی تحریک کر دیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنے فرائض کے ایمانداری اور کامیابی سے انجام دینے میں میری مدد کرے نیز اللہ تعالےٰ میرے اور میرے چھوٹے سے خاندان کا حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار سید سجاد احمد از رانچی (بہار)
B-III/510 Dhurwa
Colony
P.O. Dhurwa
Ranchi-4

اذکروا موتاکم بالخیر

محترمہ رشیدہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ محترم حاجی عبدالکریم صاحب آف کراچی کا ذکر خیر

از محترم جناب حاجی عبدالکریم صاحب آف کراچی

میری رفیقۂ حیات کا نام صغریٰ تھا وہ حضرت بابو محمد علی خان صاحب شاہجہانپوری مرحوم رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ وہ یکم جون ۱۹۰۱ء کو شاہجہانپور میں پیدا ہوئی تھیں ان سے چھوٹی بہن کا نام کبریٰ تھا۔ جو مفتی عبدالسلام صاحب کی اہلیہ صاحبہ ہیں۔ میں نے اپنی بیوی کا نام "صغریٰ" سے رشیدہ سلطانہ رکھ دیا تھا۔ میرا ان سے نکاح ۱۹۱۷ء میں ہوا تھا۔ اور ۱۹۱۹ء میں رخصتانہ ہوا تھا۔ تقریباً ۴۷ سال کا ہم دونوں کا ساتھ تھا۔ ۱۴ جون ۱۹۶۵ء کو وہ ہمارا ساتھ چھوڑ کر ۵ بجے صبح سول ہسپتال کراچی میں اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وہ موصیہ تھیں ۱۹۲۵ء میں انہوں نے وصیت کی تھی۔ ان کی وصیت تیسرے حصہ جائیداد کی تھی۔ الحمدللہ وہ ۱۵ جون کو صبح بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کر دی گئیں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں انکی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور قبر طیار ہونے پر میری درخواست پر آخری دعا حضرت میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے کرائی۔ اللّٰھم اغفر لھا وارحمھا وادخلھا برحمتک فی جنّت النعیم۔ ان کا تابوت میرے بڑے بیٹے محمود احمد کی کوشش سے P.I.A کے جہاز سے کراچی سے ۲ بجے بعد دوپہر روانہ ہو کر ۸ بجے شام لاہور پہنچا۔ جہاز کا صحیح وقت روانگی کا ۱½ بجے تھا۔ مگر جہاز کو خدا تعالیٰ نے Late کر دیا تاکہ ہم اس میں سفر کر سکیں ہماری درخواست پر لائل پور میں ۶۰ روپے کرایہ پر ایک ٹرک جہاز والوں نے وقف کر دیا تھا۔ گو شاہ میڈیکو کی Van بھی تابوت لینے کے لئے موجود تھی۔ میرے محسن حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نے Van کا انتظام فرما دیا تھا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

ہمارا ٹرک قریباً ساڑھے دس بجے رات ربوہ پہنچا۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اور مہمان خانہ کے کارکنوں نے ہر ایک سہولت بہم پہنچائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاء خیر دے۔ دفتر بہشتی مقبرہ والوں نے بھی رات ہی رات میں اپنی کارروائی ختم کر لی اور مجھے بتلایا گیا کہ نماز جنازہ بعد عصر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ بہشتی مقبرہ کے کارکنوں کو بھی جزائے خیر دے۔ اہل ربوہ جس سے عاجز کو ملنے کا موقعہ ملا ہر ایک نے حسن سلوک فرمایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حضرت مولانا مولوی جلال الدین صاحب شمس حضرت حافظ مختار احمد صاحب و حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال مکرم پیر مبارک احمد صاحب گولبازار اور میرے پرانے مخلص دوست حضرت مرزا محمد حسین صاحب چھٹی مسیح صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ ان سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میری ان کے ہمراہ شادی میرے لئے ایک نشان تھا جس کی تفصیل یہ ہے میں لاہور میں ملٹری اکونٹس سیکھ رہا تھا وہاں دو ماہ ایک بزرگ محسن کے گھر رہا۔ اپنی پلٹن واپس جانے سے پہلے انہوں نے مجھے فرمایا کہ آپ اپنی والدہ یا دوسری مستورات کو بھیج کر لڑکی کو دیکھ لیں اگر پسند ہو تو آپ نکاح کر لیں۔ وہ کسی احمدی دوست کا ذکر رہے تھے کہ انہوں نے آپ کو رشتہ دینا منظور کر لیا ہے۔ میں نے اپنے محسن کو لکھا کہ میرا دادی پڑھانا لازمی ہے۔ اسلئے لڑکی والوں سے دریافت کر کے آپ مطلع فرما دیں کہ کیا اس صورت میں وہ مجھے رشتہ دینا پسند کریں گے۔ استخارہ میں مسنون عربی دعا کے بعد انگریزی میں یوں کہا کرتا تھا۔

She should be faithful to Herself more faithful to me and most faithful to You

یعنی میری ہونے والی بیوی اپنے حقوق ادا کرنے والی ہو اس سے زیادہ میرے حقوق ادا کرنے والی ہو اور سب سے زیادہ اے خدا وہ تیرے حقوق ادا کرنے والی ہو۔ یہ استخارہ چند روز جاری رہا۔ تہجد کی نماز کے وقت ہی یہ استخارہ کرتا تھا۔ ایک روز جب میں نے انگریزی میں دعا کی۔ تو مجھ پر کشفی حالت طاری ہو گئی اور

شادی کیلئے استخارہ اور کشف

میں نے اپنے سامنے ایک فرشتہ دیکھا جس نے ایک عورت کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے مجھے کہا۔

"She is your wife"

وہ تمہاری بیوی ہے۔ میں نے ریشمی کپڑوں میں ملبوس ایک دلہن کو دیکھا کہ وہ مصلے پر نماز پڑھ رہی ہے اور وہ سجدے کی حالت میں ہے مجھے یقین ہو گیا کہ میری دعا منظور ہو گئی ہے۔ مگر چند روز بعد مجھے خط ملا کہ اگر آپ کو داڑھی پر جانا پڑا تو یہ رشتہ آپ کو نہیں مل سکے گا۔ اس کے بعد میں سویز چلا گیا پلٹن کے ہمراہ۔ ۱۹۱۷ء میں حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ عنہ تبلیغ کے لئے انگلستان جا رہے تھے۔ میں ان کو سویز میں عرشہ جہاز پر ملا۔ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں نے اپنے لڑکے مفتی عبدالسلام کا نکاح شاہجہانپور میں کر دیا ہے۔ مگر عمر کے لحاظ سے اس کے لئے بڑی سے چھوٹی لڑکی موزوں تھی۔ بابو صاحب نے مجھ سے یہ خواہش کی ہے کہ بڑی لڑکی کا رشتہ بھی آپ ہی کہیں کر دیں۔ اس کے لئے مجھے تمہارا خیال آیا۔ حضرت مفتی صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اگست ۱۹۱۷ء میں میرے نکاح کا اعلان فرمایا۔ ۱۹۱۹ء میں جب میں مصر سے واپس آیا۔ رخصتانہ ہوا۔ سب سے پہلی نظر جو میری بیوی پر پڑی۔ میں نے دیکھا کہ یہ وہی کشف والی دلہن ہے۔ وہی لباس وہی سجدہ کی حالت تھی۔ مجھ پر رقت طاری ہوئی اور جب میری بیوی کا حجاب ختم ہوا۔ تو اس نے بتلایا کہ پڑوس سے غیر احمدی عورتیں آگئی تھیں عشاء کی نماز انہوں نے پڑھنے نہیں دی۔ اب یہاں آکر میں نے نماز پڑھی ہے یہ آخری سجدہ تھا جس کو میں نے اسلئے لمبا کر دیا تھا کہ آپ کے پاؤں کی آہٹ سنی تھی اور میں نے دعا کی اے پیارے خدا میرا شوہر پنجابی ہے اور میں یو پی کی ہوں۔ دونوں کی تہذیب الگ الگ ہے تو ایسا فضل فرما کہ ہم دونوں اس محبت اور سلوک سے رہیں کہ ہمارے درمیان لڑائی نہ ہوا کرے میں نے اس کو کشف سنایا اور بتلایا انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ میرا ۴۶ سال کا تجربہ ہے کہ خدا کے فضل سے ہم محبت اور سلوک سے رہ رہے۔ ان کی خدمت دینی کا ایسا جذبہ تھا کہ ایک مرتبہ عاجز نے تحریک خاص میں تین ماہ کی تنخواہ کا وعدہ لکھوا دیا مگر اس کے بعد میری ملازمت جاتی رہی۔ میں نے اپنی بیوی کو تحریک کی کیوں نہ ہم گھر کا اثاثہ فروخت کر کے چندہ ادا کر دیں۔ وہ راضی ہو گئیں ہم نے جماعت میں سارا سامان نیلام کر دیا حتےٰ کہ پلنگ بھی نیلام کر دئے۔ اس رات صرف چٹائیوں پر سوئے مگر چندہ خدا کے فضل سے ادا ہو گیا۔

مالی قربانی کی ایک مثال

میری بیکاری کے ایام میں اس نے کراچی سکول میں استانی کی ملازمت اختیار کر لی تھی۔ جب پہلے روز وہ اسکول گئی تو ہیڈ مسٹرس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دیں۔ میری بیوی نے فوراً اسکول چھوڑ دیا اور گھر آگئی اور کہا کہ ایسی ملازمت پر لعنت ہو جس میں ہمارے پیارے بزرگوں کے لئے گالیاں سننی پڑیں۔ یہ ان کی غیرت دینی کا ایک واقعہ ہے۔ مرکز سلسلہ کی زیارت کا از حد شوق تھا۔ ۱۹۴۷ء میں ہم دونوں کا ارادہ تین ماہ قادیان دارالامان رہنے کا تھا مگر ان کے کولہے کے دو اپریشن ہوئے۔ ۴ ماہ بیمار رہیں۔ ناسور ہو جانے کا خطرہ تھا مجھے کہا کہ آپ بیت اللہ جا کر دعا کریں۔ میں جب مسجد مبارک قادیان میں معتکف ہوا تو خدا نے اس کے زخم کو اچھا کر دیا۔ الحمدللہ۔ جنوری ۱۹۶۳ء میں ہمراہ قادیان آخری بار گئیں۔ ہم چالیس روز وہاں رہے ۱۱ فروری کو واپس آئے۔

مرکز کی زیارت کا شوق

ربوہ میں بھی وہ میرے ساتھ ڈیڑھ سال رہیں۔ اب ارادہ تھا کہ چھوٹے لڑکے کی شادی کرنے کی بعد مستقل طور پر ربوہ آجائیں گے۔

دو سال پیشتر جب ہم دونوں قادیان دارالامان کے لئے تیار ہوئے ویزا لے لیا۔ تو مرحومہ نے مجھے کہا کہ میری صحت اچھی نہیں اتنا لمبا سفر کیسے کرسکوں گی۔ میں نے کہا میں دعا کروں گا آپ بھی دعا کریں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بھی دعا کی تحریک کر رہا ہوں کہ ہم بخیریت قادیان دارالامان پہنچیں۔ اگر راستہ میں آپ کی صحت خراب ہو گئی اگر وفات مقدر ہوئی تو آپ کو بہشتی مقبرہ قادیان دارالامان میں مدفون ہونا نصیب ہوگا۔ وصیت کے کاغذات ساتھ لے چلتے ہیں۔ اس پر وہ خوش ہو گئیں قادیان دارالامان پہنچ کر ان کی صحت غیر معمولی طور پر اچھی ہو گئی۔ ۴۰ روز رہ کر ہم دونوں واپس ہوئے۔

مرحومہ ملنسار ۔ پابند صوم و صلوٰۃ ۔ تہجد گذار ۔ باقاعدہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی ۔ مہمان نواز ۔ غریبوں کی ہمدرد ۔ دعا گو خاتون تھیں ۔ بچوں کے لئے بہت ہی شفیق ماں تھیں ۔ خاوند پر نثار ۔ فدا ہونے والی بیوی تھیں ۔ وہ کہا کرتی تھیں جب آپ گھر سے نکلتے ہیں میں اس وقت سے ہی دعا میں لگ جاتی ہوں کہ خدا تعالیٰ خیریت سے آپ کو گھر واپس لاتے اور آپ کے آنے پر شکرانے کے نفل ادا کرتی ہوں ۔ مجھے اٹھارہ سال سے دل کا عارضہ ہے ۔ اس لئے ہر وقت ان کو میری صحت و زندگی کا فکر رہتا تھا ۔ اسی سال جب ہم ۱۱ر فروری ۶۵ء کو دونوں قادیان دارالامان میں چالیس روز گذار کر ۲۱ر فروری کو لاہور پہنچے ۔ ہماری بڑی لڑکی بشریٰ (جو لسنت نگر میں رہتی ہے) کے پاس ہم نے گذارے ۔ ۲۴ر فروری کو کراچی جانے کا پروگرام تھا ۔ میں ناشتہ کے بعد چند ضروری کاموں کے لئے شہر گیا ۔ مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ پہنچ گیا ۔ وہاں نماز ظہر ادا کی اس کے بعد ایک گھنٹہ لگا ۔ اور میں گھر کی طرف آ رہا تھا ۔ میرے داماد محمد احمد خاں صاحب بھاگا بھاگا سے سائیکل پر مجھے تلاش کرتے ہوئے ملے ۔ میرا سامان لے لیا اور کہا کہ امی جان رو رہی ہیں ۔ مجھے دفتر سے بلایا تھا کہ سائیکل کرایہ پر لو اور حاجی صاحب کو جلدی سے لاؤ ۔ کہیں ان کو حادثہ نہ پیش آ گیا ہو ۔ میں جلدی ان کو جا کر بتاتا ہوں کہ ابا جان خیریت سے ہیں ۔ میں جب پہنچا تو بہت روئیں اور شکرانے کے نفل پڑھے ۔ میری لڑکی بشریٰ نے اب مجھے بتایا کہ جب آپ کے آنے میں دیر ہو گئی تو امی جان نماز میں روتی رہیں اور دعا کرتی رہیں ۔ نماز کے بعد بھی دیر تک رو رو کر دعا کرتی رہیں ۔ کہ اے میرے خدا میری زندگی میں حاجی صاحب کو کوئی تکلیف نہ پہنچے ۔ اے خدا میری موت ان کے سامنے ہو ۔ اے خدا مجھے موت کے وقت تکلیف سے اپنے فضل سے بچانا ۔ میں بہت گنہگار ہوں ۔ خدا نے اپنے فضل سے ان کی عاجزانہ دعا کو قبول فرمایا ۔ وہ ۱۳ر جون کو بروز اتوار زیادہ بیمار ہو گئیں ۔ ۱/۲ ۹ بجے رات سے ۱/۲ ۱۲ بجے تک ان کو سول ہسپتال کراچی لے گئے ۔ وہاں انکو آکسیجن دیا گیا ۔ ٹیکے لگائے گئے ۔ گلوکوس کی بوتل لگائی گئی ۔ میں نے ۱۲ بجے دریافت کیا کیا کچھ آرام ہے جواب دیا ۔ کچھ تھوڑا فرق پڑا ہے ۔ مگر یہ سوئی نکال دیں ۔ خدا کی مرضی پوری ہونے دیں ۔ میں نے کہا ۔ ایک گھنٹہ تک یہ بوتل خالی ہو جانے گی شاید خدا آپ کو صحت دیدے ۔ پھر منہ پر تو دیکھا اس سے کہا بیٹا سو جاؤ ۔ محمود احمد اپنے بڑے بیٹے سے کہا اور اپنی بہو خورشید بیگم سے بھی یہی کہا ایک گھنٹے بعد پورے پانچ بجے صبح بروز سوموار آرام سے اپنے پیارے سے مولا کریم کو پیاری ہو گئیں ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

پارٹیشن کے وقت میں لکھنؤ سے کراچی افسر آ گیا تھا ۔ وہ بچوں کے ہمراہ وہاں رہیں ۔ چند ماہ بعد مجھے ان کا تار ملا کہ ہم فلاں روز کلکتہ میل سے روانہ ہوں گے میں نے دوسرے روز اخبار میں پڑھا کہ اس گاڑی پر ہندو اور سکھوں نے حملہ کر دیا ہے ۔ اور سوار لوگوں کو قتل کر دیا ہے ۔ (میری بیوی بچے سب سیکنڈ کلاس میں اس گاڑی سے تار کے مطابق آنے والے تھے) جب کراچی اسٹیشن پر گیا تو وہ نہ آئیں تو بہت فکر ہوا ۔ دو روز بعد خود ہی ٹیکسی کر کے گھر آ گئیں ۔ تو میں نے دریافت کیا پروگرام کے مطابق کیوں روانہ نہیں ہوئیں ۔ کہنے لگیں میں نے سفر کے لئے استخارہ کیا تو مجھے بتایا گیا کہ دو روز بعد سفر اختیار کرنا ۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر اس کو اور بچوں کو بچا لیا ۔

لکھنؤ میں ہمارا دو منزلہ مکان کرایہ کا تھا ۔ لاٹوش روڈ پر لال کوٹھی کے نام سے مشہور تھا ۔ ہماری کوٹھی کے سامنے خاکروبوں کے کچھ خاندان رہتے تھے ۔ کئی عورتیں میری بیوی کے پاس آ کر اپنی تکالیف بیان کرتی تھیں ۔ تو وہ ان کو آٹا چاول اور دوسری ضروریات کی چیزیں دے کر ان کی دعائیں لیا کرتی ۔ جب ان میں سے کسی کو اپنے خاوند سے شکایت ہوتی تو میری بیوی سے مدد چاہتی تھیں ۔ میری بیوی اپنے خادم کو بھیجکر ان کے خاوندوں کو بلا کر ان کو ڈانٹ کرتی تھیں اور ان کو دھمکی دیتی تھیں کہ اگر تم نے اپنی بیویوں کو زد و کوب کیا تو میں تم کو پولیس کے حوالے کر دوں گی ۔ اس پر وہ معافی مانگتے تھے اور اپنی بیویوں کو تنگ نہیں کرتے تھے ۔ میری بیوی نے بیان کیا کہ جب وہ بچوں کو لے کر لکھنؤ اسٹیشن پر کراچی آنے کے لئے پہنچیں تو خاکروب عورتیں جو کام کرنے گئی ہوئی تھیں ۔ جب ان کو پتہ لگا تو وہ سب روتی ہوئی اسٹیشن پر آئیں ۔ اور کہا بی بی آپ جا رہی ہو ہم کو تکلیف ہو گی ۔ تو ہم کس کے پاس جائیں گے ۔ میری بیوی نے ان کو کچھ نقدی دی اور کہا کہ میں تمہارے لئے دعا کروں گی خدا تعالیٰ تم کو خاوندوں کے ظلم سے بچائے اور جب کوئی تکلیف کا وقت تم کو پیش آئے تو فوراً اپنے پرمیشر کے سامنے جھک کر سجدہ کیا کرو ۔ اور دعا مانگا کرو وہ خدا تم کو ضرور مدد دے گا ۔

لکھنؤ ہم چند سال رہے ۔ ایک روز ایک احمدی دوست میری کوٹھی پر مجھے ملنے آئے ۔ میں نے ان کو بیٹھک میں بٹھایا اور بیوی سے کہا کہ ان کے لئے چائے بنوائیں ۔ کہنے لگیں ابھی ملازم آتا ہے تو چائے بنوا کر بھجواؤں گی ۔ اس دوست نے مجھے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کو یہاں کی جماعت کا پریذیڈنٹ بنا دیں ۔ کیا آپ راضی ہیں تو ہم یہ تجویز پیش کریں ۔ میری بیوی ساتھ والے کمرے سے چلا کر بولیں حاجی صاحب ! یہ شیطان ہے اس کو گھر سے باہر نکال دو ۔ یہ جماعت میں فتنہ کھڑا کرنا چاہتا ہے ۔ میں ان کو چائے ہرگز نہ دوں گی ۔ اس زور سے انہوں نے جوش میں آ کر یہ کلمات کہے کہ وہ صاحب خود بخود ہی گھر سے چلے گئے ۔ مرحومہ کا خیال صحیح نکلا ۔ چند سال سے ان کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت سے خارج کیا ہوا ہے ۔ خدا تعالیٰ اس کو توبہ کرنے کی توفیق دے ۔ آمین ۔

افسوس کہ میں اور میری اولاد ایسی دعا گو خاتون کی دعاؤں سے محروم ہو گئے ۔ مرحومہ نے دو فرزند ۔ دو لڑکیاں ۔ ایک پوتا ۔ تیرہ نواسے پندرہ نواسیاں ۔ دو پڑنواسے اور تین پڑ نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں ۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بزرگان سلسلہ درویشان قادیان دارالامان اور احباب کرام اور احمدی خواتین سے عاجزانہ درخواست ہے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں اور میری اولاد کے لئے بھی دعا فرما دیں خدا تعالیٰ ہم کو اس کی نیکیوں کا وارث بنائے اور ہم سب کا انجام بخیر ہو ۔ والسلام خاکسار عبدالکریم احمدی عفا اللہ عنہ آف کراچی ۔ حال ربوہ

سوالات اور اُن کے جوابات

از مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

سوال ۔ مذہب اور سائنس کا باہمی تعلق کیا ہے ؟

جواب ۔ مذہب خدا کا قول ہے اور سائنس اس کا فعل ۔

سوال ۔ کل شئ ھالک الا وجھہ کا مطلب کیا ہے ۔

جواب ۔ خدا کی توجہ اور حفاظت کے سوا ہر شئے ہلاک ہونے والی ہے ۔

سوال ۔ کیا یہ صحیح ہے کہ یہود پر حضرت مسیحؑ کی شبیہ ڈال دی گئی ۔

جواب ۔ کیا یہ ممکن ہے کہ معاذ اللہ ابلیس پر حضرت آدم کی نمرود پر حضرت ابراہیم کی فرعون پر حضرت موسیٰؑ کی شبیہ پڑ جائے ۔

سوال ۔ کیا خدا تعالیٰ کوئی اور خدا بھی پیدا کر سکتا ہے ؟

جواب ۔ جناب عالی جو مخلوق ہو گا وہ خدا کیسے کہلائے گا

سوال ۔ کیا مخلوق ہمیشہ سے ہے ؟

جواب ۔ یقیناً مگر اس کی قدامت شخصی نہیں نوعی ہے ۔

سوال ۔ حضرت مسیح موعودؑ کے اخلاق پر

جواب ۔ کان خلقہ حب محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سوال ۔ ڈارون کے نظریہ ارتقاء کی نسبت آپ کیا سمجھتے ہیں ۔

جواب ۔ مسئلہ ارتقاء درست ہے مگر ہر ایک جنس کا ارتقاء اس کی اپنی جنس ہی میں ہو سکتا ہے غیر جنس میں نہیں ۔ بندر سے بندر پیدا ہوتا ہے انسان سے انسان

سوال ۔ کیا روحوں سے ملاقات ہو سکتی ہے

جواب ۔ ہاں روحانی مجاہدات کے بعد کشفی طریق سے ۔

سوال ۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب جنگیں دفاعی تھیں ۔

جواب ۔ ہاں مگر یاد رکھئے کہ بعض اوقات جنگی تدبیر کے طور پر دشمن کے حملے کو روک دینے کی سابقت بھی از روئے حقیقت دفاع ہی ہے خلاف دفاع نہیں ۔

سوال ۔ روح کی اقسام بتائیے ۔

جواب (۱) روح نباتی (۲) روح حیوانی (۳) روح انسانی ۔

سوال ۔ خدا تعالیٰ کا حسن و احسان کیا ہے

جواب ۔ حسن سے مراد خدا تعالیٰ کی صفات حسنہ اور احسان سے مراد ان صفات کا ظہور ۔

سوال ۔ عقلاً ثابت کریں کہ آتھم اور لیکھرام سے متعلق پیشگوئیاں انسانی اختراع نہیں تھیں ۔

جواب ۔ آتھم بوڑھا تھا اور لیکھرام جوان اگر یہ پیشگوئیاں محض قیاسی ہوتیں تو جوان کے بجائے بوڑھے کی موت کا پیشگوئی مشروط ہوتی اور بوڑھے کے لئے غیر مشروط لیکن معاملہ اس کے برعکس ۔

سوال ۔ کیا جنوں کی معرفت چیزیں منگوائی جا سکتی ہیں ۔

جواب ۔ اس پر ہمارا ایمان ہے مگر فرمان نہیں نیز جنات کو ہمیں اپنی عبادات ، معاشرت تمدن اور سیاست وغیرہ امور میں ضرورت ہی کیا ہے ۔ ... من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ " (المسیح الموعود)

سوال ۔ قرآن کریم میں جو قصے درج ہیں ۔ وہ بائبل سے لئے گئے ہیں ۔

جواب جس طرح گلاس پھول اور چاند گائے کے پیٹ میں جا کر سواد تبدیلوں میں پہنچکر دودھ کی شکل اختیار

یوم خلافت کے کامیاب جلسے

آسنور

مکرم سید محمد یٰسین صاحب گیلانی سیکرٹری تبلیغ اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ آسنور میں مورخہ ۲۷ مئی کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد، مکرم مولانا عبد الواحد صاحب فاضل صدر جلسہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عربی نظم برکات خلافت کے متعلق پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم محمد یوسف صاحب نے خلافت حقّہ اسلامیہ والی بصیرت افروز تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی سنائی۔ بعد ازاں مکرم مولانا عبد الواحد صاحب فاضل نے قرآن مجید کی آیت وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنّہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکننّ لہم دینہم الذی ارتضٰی لہم ولیبدلنّہم من بعد خوفہم امنا۔ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰئک ہم الفاسقون۔ تلاوت فرمانے کے بعد مسئلہ خلافت پر ایک مبسوط اور بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ اور خلافت کی برکات بیان کیں۔ اور اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے پرسوز دعا کی گئی اور جلسہ برخواست ہوا۔

گورسائی

مکرم احمد دین صاحب صدر جماعت احمدیہ گورسائی اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۸ مئی بروز جمعہ جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ جلسہ میں احباب جماعت گورسائی اور سنواہ وتتہ تلواہ کی جماعتیں بھی شامل ہوئیں۔ اور بہت سے غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت فرمائی۔ جلسہ میں خلافت تتمہ نبوت ہے۔ خلافت کی ضرورت۔ اہمیت اور اس کی برکات پر روشنی ڈالی گئی۔ اور آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے اجتماعی دعا کی گئی اور جلسہ برخواست ہوا۔

کیتا نولہ

مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت کیتا نولہ میں مورخہ ۳۰ مئی کو یوم خلافت کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ جو مکرم مولانا عبد اللہ صاحب فاضل انچارج مبلغ صوبہ کیرالا کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد صاحب صدر نے یوم خلافت منانے اور جلسہ کے انعقاد کی غرض وغایت بیان فرمائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد عمر صاحب نے خلافت کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ خدا تعالیٰ کے انبیاء اس کے خلیفہ یعنے دنیا میں اس کے نمائندے ہوتے ہیں۔ جو خالق ومخلوق کے درمیان تعلق اور رابطہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے انی جاعل فی الارض خلیفۃ۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے۔ یا داؤد انا جعلنٰک خلیفۃ فی الارض۔ اسی طرح صاحب شریعت انبیاء کی اتباع میں بھی نبی آتے ہیں۔ جو ان کے جانشین اور خلیفہ ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نمائندے و خلیفہ کے طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے۔ اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں آپ کے ظل و بروز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ اور پھر انبیاء کے مشن ومقاصد کی تکمیل کے لئے خلفاء کا سلسلہ جاری کیا جاتا ہے۔ اور آیت استخلاف کی روشنی میں خلافت کے اہم کام تمکین دین خوف کا امن میں تبدیل ہونا۔ مضبوط مرکزیت پر بالوضاحت روشنی ڈالی۔

اس کے بعد صاحب صدر نے اپنی عالمانہ تقریر میں اسباب پر روشنی ڈالی۔ کہ خلافت کا نظام اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ نظام ہے اور خلافت کا وعدہ ان لوگوں سے ہوتا ہے جو مومنین اور صالحین ہوتے ہیں۔ مسلمانوں میں چونکہ یہ چیزیں مفقود ہیں اور باوجود کوشش اور حکومت کی پشت پناہی کے وہ خلافت کا نظام قائم نہیں کر سکے جس سے معلوم ہوا کہ منصب خدا کے ہاتھ میں ہے

لجنہ اماء اللہ بنگلور

مورخہ ۳ مئی ۱۹۶۵ء کو یوم خلافت کا جلسہ پانچ بجے بمکان محترمہ صدر صاحبہ لجنہ بنگلور منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت صدر صاحبہ جلسہ نے کی۔ تمام ممبرات حاضر تھیں۔ غیر احمدی مستورات بھی کثیر تعداد میں شامل جلسہ تھیں۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد عزیزہ سلیمہ خاتون صاحبہ نے خلافت پر ایک مضمون رسالہ مصباح سے پڑھ کر سنایا۔ نظم

خلافت دین و دنیا میں خدا کی مہربانی ہے
نزول رحمت باری کی لاثانی نشانی ہے

عزیزہ رضوانہ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد عزیزہ نور بانو بیگم مکرمہ میمونہ بیگم صاحبہ و عزیزہ سلیمہ بیگم صاحبہ و عزیزہ جمیلہ بیگم صاحبہ و عزیزہ مبارکہ بیگم صاحبہ و عزیزہ رضوانہ نے خلافت پر مضامین پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں عزیزہ نصیرہ بیگم ایک نظم درثمین سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مولوی حکیم محمد دین صاحب مبلغ شیموگہ نے خلافت ثانیہ کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسارہ نے جماعت احمدیہ میں خلافت قائم رہنے کی بشارت پر تقریر کی۔ بتایا جس طرح قرآن کریم نے کہا کہ خلیفہ ہوں گے۔ اور رسول خدا صلعم نے بھی فرمایا ہے کہ میرے بعد خلیفے ہوں گے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی قرآن کریم اور رسول خدا صلعم کی سنت میں خلافت کی تاکید کی اور خلافت کی اتباع کرنے اور اس کے ماتحت رہ کر خدمت دین بجا لانے کی تلقین کی۔ تا مسیح موعود کی نسبت کی اصل غرض پوری ہو۔

اس کے بعد عزیزہ سلیمہ بیگم صاحبہ نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد حضور کی درازیٔ عمر کے لئے دعا کی گئی۔ اور جلسہ برخواست ہوا۔ الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ ہم کو خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔ والسلام

خاکسارہ اختر بیگم سیکرٹری لجنہ بنگلور

درخواستہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ کچھ دنوں سے بیمار رہتی آرہی ہیں۔ ادھر کئی دنوں سے حالت زیادہ تشویشناک ہو گئی ہے۔ خون کی بہت کمی اور ضعف بے حد ہے اس کے علاوہ مجھے اور میرے سارے بچوں کو بیری بیری کا مرض ہو گیا ہے۔

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ آپ ہم سبھوں کی کامل عاجل شفا یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے آمین۔

خاکسار سید عبد الکریم احمدی
اندمونگھیر

۲۔ مکرم مولوی کمال الدین صاحب موٹر سائیکل کے حادثہ کی وجہ سے مدراس کے جنرل ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب موصوف کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار
رفعت احمد از مدراس

۳۔ اہلیہ عبد الوہاب صاحب نائیک آسنور عرصہ ایک سال سے معدہ کی بیماری میں مبتلا ہے۔ اب سرینگر سٹیٹ ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہوئی ہے۔ تمام صحابہ کرام بزرگان و درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ مریضہ کو جلد شفا عطا کرے۔ آمین۔

خاکسار
محمد عبد الکریم آسنوری معرفت
دفتر آئینہ سرینگر کشمیر

تمباکو پینے والوں کے خصائل اور رجحانات
ایک سائنسدان کا عجیب وغریب تجربہ

لندن ۲۷ جون حالیہ چند سالوں کے دوران تمباکو پینے والوں کے بارے میں کافی ریسرچ ہوئی ایک انگریز سائنسدان نے اس سلسلہ میں جو جانچ پڑتال کی ہے۔ اس کا نام مسٹر ہانس آئیلنم ہے۔ اور وہ یونیورسٹی آف لندن سے تعلق رکھتا ہے۔ اس نے اپنی ریسرچ کی رپورٹ پیش کی ہے اس میں انہی باتوں کا ذکر کیا گیا جس کو پڑھ کر تمباکو پینے والے پوری شدت کے ساتھ انہیں محسوس کریں گے۔ اور تمباکو پینے والے دلچسپی کا اظہار کریں گے۔

اس کی ریسرچ کی بڑی بات یہ ہے کہ تمباکو پینے والوں کے جسم میں اتنی مردانگی نہیں ہوتی جتنی تمباکو نہ پینے والوں کے جسم میں ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ کھیلوں میں زیادہ دلچسپی نہیں لیتے۔

مسٹر آئیلنم کا کہنا ہے کہ زیادہ تمباکو نوشی اس بات کی دلالت کرتا ہے کہ تمباکو پینے والے کا مزاج ۔۔۔ نہیں علاوہ ازیں بے چین قسم کا آدمی ہوتا ہے اور اس کے علاوہ ۔۔۔ ہے مگر جہاں تک تمباکو نہ پینے کا تعلق ہے وہ قومی عزم کے مالک ہوتے ہیں ان کے علاوہ وہ قابل اعتماد اور ۔۔۔ ہوتے ہیں (قومی آواز ۲۷ جون)

اسلام اور احمدیت کے متعلق روحانی و علمی تحقیقاتی لٹریچر

۱۔ قرآن مجید انگریزی مع ترجمہ و تشریحی نوٹ۔

ہالینڈ میں چھپے ہوئے قرآن مجید کا عکس۔ اعلیٰ و عمدہ کاغذ۔ زمانۂ حال کے مطابق قرآنی علوم و معارف کی اچھے رنگ میں وضاحت کی گئی ہے تاکہ انگریزی دان طبقہ کو قرآن مجید کی تعلیمات سے روشناس کیا جائے۔

۲۔ قرآن مجید پارہ اوّل (ہندی)

یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تفسیر صغیر کے بامحاورہ ترجمہ اور تفسیری نوٹ کا ہندی ایڈیشن ہے۔

۳۔ لائف آف محمدؐ (انگریزی)

دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ اس حصہ کی الگ اشاعت کی گئی ہے جو سیرت النبی صلعم سے متعلق ہے۔

۴۔ حضرت محمدؐ صاحب کا پوتر جیون (ہندی)

دیباچہ تفسیر القرآن جو سیرت النبی صلعم سے متعلق ہے اس کا ہندی ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔

۵۔ اسلامی اصول کی فلاسفی (انگریزی)

تصنیف لطیف حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ جس میں انسان کی جسمانی، اخلاقی، روحانی حالتوں کا بیان۔ الہام اور بعث بعد الموت کی بحث۔ روحانی علوم کے ذرائع۔ نیز قرآن مجید کی تعلیم کی فضیلت۔ تعدد ازدواج اور پردہ کی حکمت اور قرآن مجید کی متعدد آیات کی تفسیر۔

۶۔ اسلامی اصول کی فلاسفی (ہندی)

۷۔ اسلامی اصول کی فلاسفی (اردو)

۸۔ دعوت الامیر (اردو) یہ معرکۃ الآراء تصنیف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے والیٔ افغانستان امیر امان اللہ خان کو مخاطب کر کے رقم فرمائی ہے اس میں عقائد جماعت احمدیہ دیگر لوگوں سے اختلاف وفات مسیح۔ نزول مسیح کی حقیقت اور اس کے مصداق کی تعیین۔ آپ کے ذریعہ روحانی انقلاب غلبۂ اسلام، تجدید دین تعلق باللہ اخلاقی مسائل پر بحث کی ہے۔

۹۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام (انگریزی) یہ مشہور کتاب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تصنیف ہے جو آپ نے ویمبلے کانفرنس لنڈن کے لئے تحریر فرمائی۔ اس میں اسلامی عقائد و تعلیمات کو زمانۂ حال کے تقاضوں کی روشنی میں قرآن و حدیث کی اسناد سے پیش فرمایا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ مغربی تہذیب کے شیدائیوں کے لئے باعث ہدایت ہے۔

۱۰۔ تبلیغ ہدایت (اردو) مصنفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ اس کتاب میں سلسلہ رسالت۔ قرآن مجید کی لفظی و معنوی حفاظت۔ اسلام میں مجددین کا سلسلہ۔ اسلام کی موجودہ حالت۔ پیشگوئی نزول مسیح و ظہور مہدی، مسیح موعود کے زمانہ کی علامات۔ مسیح موعودؑ کے ذریعہ غلبۂ اسلام۔ عقیدہ ختم نبوت۔ موجودہ زمانہ کا جہاد۔ جماعت احمدیہ کی ہمہ گیر ترقی وغیرہ امور پر تفصیلی بحث۔ عام فہم اور لطیف پیرایہ میں کی گئی ہے۔

۱۱۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جوابات تصنیف لطیف حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ رد عیسائیت کفارہ کی تردید۔ اشاعت اسلام کی جد و جہد کی اغراض محبت الٰہی کے متعلق قرآن مجید کی تعلیم

۱۲۔ سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ (اردو) سکھ مذہب کی مستند تاریخ کی کتب کے حوالہ سے سکھوں اور مسلمانوں کے خوشگوار تعلقات و مراسم اور باہمی اتفاق و اتحاد کا مرقع یہ معرکۃ الآراء کتاب ہر طبقہ میں مقبول ہوئی ہندو مسلم سکھ علماء اور اخبارات نے اس پر بہترین ریویو لکھے۔

۱۳۔ جوتی پنچل (گورمکھی) سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ نامی معرکۃ الآراء کتاب کا پنجابی ایڈیشن۔

۱۴۔ مسیح ہندوستان میں (انگریزی) تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اس کتاب میں حضرت مسیحؑ کا صلیب سے زندہ اُترنا اور اپنے ملک سے ہجرت کر کے کشمیر میں آنا اور یہیں پر بمقام سرینگر وفات پانا ثابت کیا گیا ہے اور آپ کے زندہ آسمان پر اُٹھائے جانے کے باطل خیال کی تردید کی گئی ہے۔

۱۵۔ حضرت مسیح کہاں فوت ہوئے (انگریزی) تالیف مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لنڈن۔ اس میں حضرت مسیحؑ کے آسمان پر زندہ اُٹھائے جانے کی تردید کرتے ہوئے ثابت کیا گیا ہے کہ صلیب سے اتارے جانے کے بعد آپ کشمیر میں تشریف لے گئے اور سرینگر میں فوت ہوئے۔

۱۶۔ قبر مسیح (انگریزی) مصنفہ صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔اے سابق مبلغ امریکہ اس کتاب میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر محلہ خانیار سرینگر میں ثابت کی گئی ہے

رقم پیشگی بھیج کر بذریعہ رجسٹری یا خط لکھ کر بذریعہ وی۔پی یہ کتب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان سے منگوائی جاسکتی ہیں۔

نمبر	قیمت Rs	قیمت N.P.	ڈاک خرچ۔رجسٹری۔وی پی Rs	ڈاک خرچ۔رجسٹری۔وی پی N.P.
۱	۱۰	۰۰	۱	۸۵
۲	۰۰	۷۵	۰	۹۰
۳	۴	۲۵	۱	۲۵
۴	۴	۰۰	۱	۲۵
۵	۴	۰۰	۱	۲۵
۶	۳	۰۰	۱	۲۵
۷	۰	۶۲	۱	۰۰
۸	۳	۰۰	۱	۲۵
۹	۵	۰۰	۱	۵۵
۱۰	۲	۰۰	۱	۲۵
۱۱	۰	۲۵		۸۰
۱۲	۲	۰۰	۱	۰۰
۱۳	۲	۰۰	۱	۰۰
۱۴	۱	۷۵	۰۰	۹۵
۱۵	۲	۰۰	۱	۰۵
۱۶	۰۰	۶۲	۰۰	۸۵

چندوں کے متعلق جماعت کی اہم ذمہ داری

مالی خدمت دین کا نصف ہے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ "میرا ہمیشہ سے یہ خیال رہا ہے کہ اس زمانہ میں خصوصاً اور ویسے عموماً مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے اپنی ابتداء میں ہی جو صفت متقیوں کی بیان فرمائی ہے۔ اس میں ان کی ذمہ داریوں کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ الذین یقیمون الصلوٰۃ وممارزقنٰھم ینفقون۔ یعنی متقی تو وہ ہیں۔ جو ایک طرف تو خدا کی محبت میں اس کی عبادت بجا لاتے ہیں۔ اور دوسری طرف اپنے خداداد رزق سے دین کی خدمت میں خرچ کر رہے ہیں۔ اس اہم آیت میں گویا دینی فرائض کا پچاس فی صدی حصہ انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے جہاں اعمال صالحہ کی تلقین فرمائی ہے وہاں ہر مقام پر لازماً صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو خاص طور پر نمایاں کر کے بیان کیا ہے

اسی طرح موجودہ زمانے میں چندوں کی اہمیت اس بات سے بھی ثابت ہے کہ جہاں خدا تعالیٰ نے سورہ کہف میں ذو القرنین کا ذکر فرمایا ہے۔ وہاں اس کی زبان سے یہ الفاظ کہلوائے ہیں اٰتونی زبر الحدید۔ یعنی اے لوگو! مجھے دھات کے ٹکڑے لا کر دو۔ تا میں تمہارے مخالفوں کے حملہ کے خلاف ایک دیوار کھڑی کر دوں۔ اس جگہ استعارہ کے طور پر دھات کے ٹکڑوں سے چاندی سونے کے سکے مراد ہیں۔ جو دین کے کاموں کو چلانے کے لئے ضروری ہیں۔ اور سب دوست جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صراحت فرمائی ہے کہ بے شک گذشتہ زمانہ میں بھی کوئی ذو القرنین گذرا ہوگا۔ مگر اس زمانہ میں پیشگوئی کے رنگ میں ذو القرنین سے مسیح موعود یعنی میں خود مراد ہوں۔ جو دجالی طاقتوں کے مقابلہ کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ اسی لئے آپ نے چندوں کے بارہ میں اتنی تاکید فرمائی ہے کہ ایک اشتہار کے ذریعہ اعلان فرمایا کہ

"جو شخص احمدیت کا عہد باندھ کر پھر تین ماہ تک الہٰی سلسلہ کی خدمت کے لئے کوئی چندہ نہیں دیتا۔ اس کا نام بیعت کنندگان کے رجسٹر سے کاٹ دیا جائے گا۔"

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی چندوں کی ادائیگی کے متعلق انتہائی تاکید فرماتے رہتے ہیں۔ اور اس بارے میں بسا اوقات اتنی گھبراہٹ کا اظہار فرماتے ہیں کہ بعض اوقات میرے دل میں خیال گزرتا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء۔ تو پھر تحریک اور تاکید تو بے شک بجا ہے۔ مگر حضرت صاحب اتنی گھبراہٹ کا اظہار فرماتے ہیں۔ پھر ایسے موقعہ پر مجھے غزوہ بدر کا وہ واقعہ یاد آجاتا ہے۔ جب خدائی وعدہ کے باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اتنی گھبراہٹ اور بے چینی کی حالت میں دعا فرماتے تھے کہ آپ کی چادر مبارک آپ کے کندھوں سے گر گر جاتی تھی۔ اور حضرت ابوبکرؓ نے آپ کی تکلیف کا خیال کر کے آپ سے عرض کرتے تھے کہ حضور جب خدا کا وعدہ ہے کہ وہ نصرت فرمائے گا۔ اور غلبہ دے گا۔ تو آپ اتنے گھبراتے کیوں ہیں۔ مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جانتے تھے۔ کہ اگر ایک طرف خدا کا وعدہ ہے تو دوسری طرف خدا کا غناء ذاتی بھی ہے۔ اور پھر خدا کی حکیمانہ قدرت نے دنیا میں اسباب و علل کا سلسلہ بھی جاری کر رکھا ہے۔

اسی طرح عقلاً بھی چندوں کی غیر معمولی اہمیت ظاہر وعیاں ہے۔ کیونکہ سلسلہ اسباب و علل کے ماتحت ہر کام کو چلانے کے لئے روپے کی ضرورت ہوتی ہے جس کے بغیر کوئی کام سرانجام نہیں پا سکتا۔ خدمت دین کے اہم رکن تبلیغ اور تعلیم اور تربیت اور تنظیم ہیں۔ اور ان سب کے لئے بھاری اخراجات کی ضرورت ہے۔ اور یہ ضرورت موجودہ زمانے میں جبکہ صداقت کے مقابلہ پر باطل کی طاقتیں بے شمار ساز و سامان اور ان گنت مال و زر سے آراستہ ہیں۔ بہت زیادہ اہمیت اختیار کر گئی ہے۔"

حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ کے مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں مزید کسی تشریح کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

امید ہے کہ احباب جماعت عموماً اور عہدیداران جماعت خصوصاً پوری پوری توجہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ فرماویں گے اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(ناظر بیت المال قادیان)

وصیت

نمبر ۱۲۶۱۰ میں سعیدہ بانو زوجہ صوفی غلام احمد صاحب درویش قادیان قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمرہ ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن تعلقہ دیودرگ ڈاکخانہ خاص ضلع رائچور صوبہ علاقہ میسور سٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ر دسمبر ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد اس وقت کچھ نہیں ہے لیکن میرا حق مہر مبلغ پانچصد روپیہ ۵۰۰/- میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ سعیدہ بانو

گواہ شد
محمد محبوب خلیفہ بابا ٹیچر دیودرگ
ضلع رائچور میسور

گواہ شد
صوفی غلام محمد صاحب درویش خاوند موصیہ

گواہ شد چوہدری محمد احمد خان ولد نواب احمد خان صاحب درویش قادیان

"غلبۂ اسلام اور احمدیت کی بنیاد روز ازل سے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"اسلام کی فتح کی بنیاد، احمدیت کے غلبہ کی بنیاد، محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد روز ازل سے تحریک جدید کے ذریعہ قرار دی گئی ہے۔ آئندہ یہ تحریک کیا شکل اختیار کرے گی۔ اور اس تحریک کے کیا کیا نتائج رونما ہوں گے۔ ان سب باتوں کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ہمارا کام صرف اتنا ہے کہ اخلاص سے، محبت سے، انابت سے اطاعت کاملہ کا نمونہ دکھاتے ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف پورے تضرع اور ابتہال کے ساتھ جھکتے ہوئے قربانیاں کرتے جائیں۔ ہم اس کی رحمت اور فضل کے امیدوار ہیں نیز

تحریک جدید کی اہمیت کے بارے میں

فرمایا:۔

"یہ تحریک اتنی اہم تھی کہ اگر ایک مرتے ہوئے باایمان انسان کے کانوں میں پہنچ جاتی۔ تو اس کی رگوں میں بھی خون دوڑنے لگتا۔ اور وہ سمجھتا کہ میرے خدا نے میرے مرنے سے پہلے ایک ایسی تحریک کا آغاز کرا کے اور مجھے اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما کر مجھ پر اپنی جنت کو واجب کر دیا۔"

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواستہائے دعا

۱۔ عاجز کی والدہ محترمہ بوجہ پیرانہ سالی اکثر بیمار رہتی ہیں کمزوری بہت ہے۔ ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے انہیں کامل صحت عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

۲۔ میاں غلام مصطفےٰ صاحب احمدی آف بھدرک کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہو کر کٹک جنرل ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ نیز ان کا اپریشن بھی ہونے والا ہے جملہ بزرگوں درویشوں و احباب جماعت سے موصوفہ کی جلد صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

۳۔ عزیزم میاں فضل احمد صاحب ابن برادرم سید عبد الباری صاحب آف سرلو وکالت کا امتحان دینے والے ہیں ان کا امتحان مورخہ ۱۷ر مئی ۱۹۶۵ء سے شروع ہونے والا ہے جملہ صحابہ کرام و بزرگان و احباب جماعت سے عزیز موصوف کی امتحان میں کامیابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو اعلیٰ نمبروں پر کامیاب کرے اور دین کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار سید محمد زکریا احمدی عفا عنہ
(صدر جماعت احمدیہ بھدرک۔ اڑیسہ)

خبریں

۲۸ جون ـ سرکاری ترجمان نے آج اشارہ دیا کہ بھارت اور پاکستان کے مابین رن کچھ کی سرحد پر جنگبندی کے بارے میں برطانیہ کی تجاویز مل گئیں ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ سمجھوتہ ہو جائے گا۔ اس نے کہا کہ ہم ابھی منزل پر نہیں پہنچے۔ ترجمان نے کہا کہ وزارت نے جس کی آج میٹنگ ہوئی تجاویز پر غور نہیں کیا۔ ان پر ایک دو دن میں غور کیا جائے گا ترجمان نے کہا کہ اگر جنگ بندی پہلے کی سی حالت بحال کرنے کا معاہدہ ہو گیا تو اس کا دونوں ملکوں کی طرف سے اعلان کر دیا جائے گا۔ اس سے پوچھا گیا کہ آیا پاکستان کی سرحد پر بھارت کے اندر ۱۸ میل تک سرائے ڈرنگ شرک پر گشت کرنے کی اجازت ہو گی تو ترجمان نے جواب دیا کہ عام نظریہ یہ ہے کہ اسائی یکم جنوری کو جو حالت تھی وہ بحال کی جائے یہ سمجھا جا رہا ہے۔ بھارت جانتا ہے کہ وہ کیا تھی اور اس روز پاکستان کی کیا پوزیشن تھی اس بارے میں اسے کچھ علم ہے اس سے پوچھا گیا کیا بھارتی فوجوں کی سرداری چوکی دیو کوٹ اور چند دیگر مقامات سے ہٹایا جائے گا اس نے جواب میں کہا کہ وہ تفصیل میں نہیں جا سکتا۔ جنگ بندی معاہدہ کے بعد حکام کی کانفرنس ہو گی جس میں مختلف معاملات پر غور کیا جائے گا۔ اس کے بعد سرحد کی حد بندی کا معاہدہ کرنے کے لئے وزراء کی میٹنگ ہو گی اگر وزراء ناکام رہے تو معاملہ ٹریبونل کو سونپ دیا جائے گا

جموں ۲۸ جون آج صبح نیو پلوہ شہر میں آگ لگنے سے ۲۲ دکانیں جل کر راکھ ہو گئیں جبکہ چھ دیگر دکانوں اور مکانوں کو بھاری نقصان پہنچا۔ یہ آگ صبح ۵ بجے دیکھی گئی جسے سول اور ملٹری حکام نے مل کر بڑی کوشش سے بجھایا۔ آگ کے شعلے بہت دور دور دکھائی دیتے تھے۔ آگ لگنے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی

کراچی ۲۸ جون۔ پتہ چلا ہے کہ بھارت کے جس ہوائی جہاز کو ویر وار کو کراچی سے ۶۰ میل دور پاکستانی علاقہ میں اترنے پر مجبور کر دیا گیا تھا۔ اس کے ہوا باز کے ساتھ بھارتی ہائی کمشن کے کسی نمائندے کو اب تک ملاقات کی اجازت نہیں دی گئی۔ بھارتی ہائی کمیشن نے پچھلے چار دنوں میں پاکستانی حکام سے کئی بار کہا ہے کہ ان کے کسی افسر کو بھارتی ہوا باز فلائٹ لیفٹیننٹ آر۔ ایل سنگھ کے ساتھ ملاقات کی اجازت دی جائے۔ لیکن ابھی تک یہ اجازت نہیں مل سکی۔

کلکتہ ۲۸ جون۔ مغربی بنگال امن کونسل کی کنونشن نے ایک ریزولیوشن میں امید ظاہر کی ہے کہ پاکستان رن کچھ میں پہلے کی حالت بحال کرنے کا اصول مان لے گا۔ تاکہ مسئلہ کا باعزت حل ہو سکے۔ اور پُر امن بات چیت کیلئے سازگار ماحول پیدا ہو سکے۔ ریزولیشن میں اس عزم کا اظہار کیا گیا ہے کہ کونسل موجودہ کشیدگی کے پُر امن حل کے لئے اپنا تمام اثر و رسوخ استعمال کرے گی۔ بھارت اور پاکستان میں موجودہ بات چیت کا سواگت کرتے ہوئے بھارت سرکار کو خبردار کیا گیا ہے کہ وہ بدیشی طاقتوں کو مداخلت پیدا نہ کرنے دے۔ ریزولیشن میں پاکستان کی طرف سے رن کچھ میں طاقت کے استعمال کی مذمت کی گئی ہے کیونکہ یہ علاقہ بھارت کا حصہ ہے۔

نئی دہلی ۲۸ جون۔ مرکزی وزارت خزانہ نے بتایا ہے کہ اس وقت بھارت پر ۲۲۔ ارب روپیہ کا بدیشی قرضہ ہے اور اس پر ۷۰ لاکھ روپیہ روزانہ کے حساب سے سود پڑ رہا ہے چوتھے پلان کے دوران جن ۷۸۰ کروڑ روپے اصل کے اور ۲۳۶ کروڑ روپے بطور سود واپس کئے جائیں گے۔

لندن ۲۸ جون۔ برطانوی وزیر کامن ویلتھ مسٹر آرتھر باٹملے نے سنڈے سٹی زن میں ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ کانفرنس سے باہر کامنویلتھ لیڈروں کے ساتھ جو بات چیت ہوئی ہے اس نے چند دائمی مسائل کو نرم کرنے بلکہ انہیں سلجھانے میں بڑی مدد دی ہے مثلاً میں نے پردھان منتری شاستری اور صدر ایوب خاں سے رن کچھ کے بارے میں جو بات چیت کی ہے۔ اس سے ہم سمجھوتہ کی طرف کافی آگے بڑھے ہیں اگر سمجھوتہ ہو گیا تو اس غیر رسمی بات چیت کا اس میں کافی ہاتھ ہوگا۔

سرینگر ۲۸ جون۔ کل جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کی دو روزہ کنونشن کے آخری اجلاس میں سابق وزیر اعظم کشمیر بخشی غلام محمد نے سیاست سے ریٹائر ہونے کا اعلان کر دیا۔ آپ نے کہا کہ میری بگڑی ہوئی صحت مجھے سیاست میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دیتی۔ اور امید ہے کہ سبھی میرے ساتھ اتفاق کریں گے۔ آپ نے انکشاف کیا کہ کنونیشن نے فیصلہ کر دیا ہے کہ کانفرنس کے وہ تمام ورکر جو ابھی تک کانگرس میں شامل نہیں ہوئے۔ اس میں فوراً شامل ہو جائیں۔ آپ نے کہا کہ میں سب سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ کانگرس میں شامل ہو کر اسے مضبوط بنائیں۔

نئی دہلی۔ ۲۷ جون۔ بھارت کے بدیشی منتری سردار سورن سنگھ کامن ویلتھ کانفرنس میں شریک ہونے کے بعد آج صبح دہلی واپس پہنچ گئے انہوں نے ہوائی اڈہ پر ایک انٹرویو میں کہا کہ تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے الجیرس کانفرنس کو ملتوی کر دینا ایک موزوں راستہ تھا۔ الجیرس میں حالات کے معمول پر آنے اور انہیں مستحکم بنانے میں مدد ملے گی۔ لندن میں کامن ویلتھ کانفرنس کے دوران میں ایشیائی اور افریقی ملکوں کے جو سربراہ جمع تھے انہوں نے الجیرس کی حکومت میں تبدیلی کی خبر سُن کر اتفاق رائے سے فیصلہ کیا کہ الجیرس کے نئے ماحول کے مدنظر افریقی ایشیائی ملکوں کی کانفرنس ملتوی کر دی جانی چاہیئے۔ افریقی لیڈر الجیریا کے راستے ہٹنا سے خاص طور پر برہم تھے اور اُن کا خیال تھا کہ موجودہ حالات میں اچھے نتائج پیدا کرنے کے لئے موزوں وقت نہیں ہے۔ یہ اچھی بات ہے کہ الجیرس پہنچے ہوئے ڈیلی گیٹوں کی بھاری اکثریت نے کامن ویلتھ کے ایشیائی افریقی لیڈروں کے فیصلہ کی تائید کر دی۔

کانپور شہر میں جماعتہائے احمدیہ اُترپردیش

(کی)

صوبائی کانفرنس

اترپردیش کی احمدیہ جماعتوں کی صوبائی کانفرنس مورخہ دس و گیارہ جولائی ۱۹۶۵ء کو کانپور شہر میں منعقد ہو رہی ہے بفضلہ تعالیٰ کانفرنس کے انتظامات شروع کر دیئے گئے ہیں۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اس کانفرنس کو کامیاب فرمائیں۔

کانفرنس میں شریک ہونے والے احباب کے قیام وطعام کا انتظام جماعت احمدیہ کانپور کے ذمہ ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ عہدہ داران جماعت ہائے اترپردیش سے درخواست ہے کہ وہ اس کانفرنس میں شمولیت کے لئے احباب میں تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

کانفرنس میں شریک ہونے والے احباب اگر پہلے سے اپنی آمد کی تاریخ اور ٹرین وغیرہ سے اطلاع دیں گے تو انشاء اللہ انہیں اسٹیشن پر ریسیو کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔

تاہم احباب جائے قیام تک پہنچنے کے لئے حسب ذیل پتہ نوٹ کر لیں۔

مکان نمبر ۴۲/۱۳ حوض والا مکان۔ مکھنیاں بازار

نزد صدیق فیض عام انٹر کالج) کانپور

خاکسار بشیر احمد صدر مجلس استقبالیہ صوبائی کانفرنس